جواھر پارے

(الدرۃ الباھرۃ من الاصداف الطاھرۃ)

از

شمس الدین المعروف بہ شہید اول

ترجمہ

حجۃ الاسلام مولانا سید تلمیذ حسنین رضوی

ناشر

تنظیم المکاتب لکھنؤ

جملہ حقوق بحق مترجم محفوظ ھیں

نام کتاب	:	الدرۃ الباہرۃ من الاصداف الطاہرۃ
مولف	:	شمس الدین محمد المعروف بہ شہید اول
اردو ترجمہ	:	جواہر پارے
مترجم	:	مولانا سید تلمیذ حسنین رضوی
کمپوزنگ	:	محمد سرور رضوی
ناشر	:	تنظیم المکاتب گولہ گنج لکھنؤ
سنہ طباعت	:	۲۰۱۱ء
قیمت	:	

فہرست مطالب

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	عرض تنظیم	۵
۲	سخن مختصر	۷
۳	مولف کتاب	۹
۴	اقوال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۱۲
۵	اقوال امام علی ابن ابی طالب ۔	۱۸
۶	اقوال حسن مجتبیٰ ۔	۲۲
۷	اقوال امام حسین ۔	۲۴
۸	اقوال امام زین العابدین ۔	۲۶
۹	اقوال امام محمد باقر ۔	۳۰
۱۰	اقوال امام جعفر صادق ۔	۳۴
۱۱	اقوال امام موسیٰ کاظم ۔	۴۰
۱۲	اقوال امام علی ابن موسیٰ الرضا ۔	۴۴
۱۳	اقوال امام محمد تقی ۔	۴۸
۱۴	اقوال امام علی نقی ۔	۵۲
۱۵	اقوال امام حسن عسکری ۔	۵۶
۱۶	اقوال امام مہدی صاحب الزماں ۔	۶۲
۱۷	حوالہ جات	۶۸

بسمہ سبحانہ

عرض تنظیم

اللہ اپنی باتیں دو طریقوں سے بندوں تک پہنچاتا ہے، ایک وحی کی شکل میں جو کلام الٰہی بن جاتی ہیں، دوسرے اپنے بھیجے ہوئے انبیاء اور ائمہ کی زبان سے جو حدیث کہلاتی ہیں۔

اگر کسی کو مکمل دین سمجھنا ہے اور اس پر عمل کر کے دیندار بننا ہے تو اسے کتاب خدا کے ساتھ ساتھ احادیث معصومینؑ کو بھی سمجھنا ہوگا۔

اسی لئے ہمارے علماء نے جہاں ایک طرف کتاب خدا کی تفسیریں لکھی ہیں دوسری طرف احادیث معصومینؑ کے مجموعے تیار کئے ہیں جن میں بحارالانوار جیسی سیکڑوں جلدوں پر مشتمل ضخیم کتابیں بھی ہیں اور زیر نظر جواہر پارے جیسی مختصر کتاب بھی۔

جواہر پارے شہید اولؒ کے جمع کردہ مجموعۂ احادیث **''الدُّرَّةُ الْبَاهِرَةُ مِنَ الْاَصْدَافِ الطَّاهِرَةِ''** کا ترجمہ ہے۔

کتاب کی نفاست کا اندازہ آپ کو پڑھ کر ہوگا۔ مؤلف کی روحانیت اور عظمت کے بارے میں صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ آغاز اسلام سے ان کی شہادت تک شہداء کی تعداد لاکھوں میں ہوتے ہوئے شہید اول کا لقب انہیں ملا ہے۔

ترجمہ پر کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں، پڑھیں گے تو خود محسوس کریں گے۔ صرف اتنا عرض کروں گا کہ برادر محترم مولانا سید تلمیذ حسنین صاحب کے ترجمہ کی خصوصیت یہ ہے کہ ان کا ترجمہ،

ترجمہ نہیں لگتا۔ اللہ ان کو صحت وسلامتی کے ساتھ طول عمر دے تاکہ زیادہ سے زیادہ ان کتابوں کے ترجمے قارئین تک پہنچ جائیں جن کے ترجمے کی سختی کے باعث مترجمین ان کے ترجمہ سے گریز کرتے ہیں۔ والسلام

سید صفی حیدر
سکریٹری تنظیم المکاتب، لکھنؤ
۲۷/رجب المرجب ۱۴۳۲ھ

سخن مختصر

مولانا سید تلمیذ حسنین رضوی صاحب ہمارے پرانے ساتھی ہیں۔ سندھ یونیورسٹی حیدرآباد میں مولانا نے جس سال ایم۔اے عربی میں داخلہ لیا، میں نے ایم۔اے فارسی میں، مگر شعبہ اردو میں منتقل ہوکر آگیا۔ مولانا نے عربی میں فرسٹ کلاس فرسٹ پوزیشن حاصل کی، میں نے شعبہ اردو میں۔ ہم دونوں گولڈ میڈلسٹ بھی ہیں۔ مولانا کی طبیعت کا میلان تحقیق کی طرف تھا۔ یہی کچھ کیفیت میری بھی رہی ہے۔ مزاج کی اس ہم آہنگی نے ہم دونوں کو اور بھی قریب تر کردیا۔ جب کبھی علمی موضوعات زیر بحث آتے، تحقیق وتنقید کے دفتر کے دفتر کھل جاتے، کتابوں پر کتابیں نکل آتیں، ہم دونوں اپنے اپنے موقف پر نت نئی تحقیق سامنے لاتے۔ اس سے ہم دونوں کو بہت ہی فائدہ پہنچا۔ دراصل گھریلو ماحول اس سلسلے میں بڑا معاون ہوتا ہے۔ مولانا کے والد خود بڑے عالم تھے، مجتہد کا درجہ رکھتے تھے، بہت اچھا کتب خانہ تھا۔ یہی صورت میری بھی تھی۔ ہمارے خاندان کے بزرگ صاحب تصنیف ہوئے ہیں۔ والد صاحب قبلہ نے حدیث کی مشہور کتاب حصن حصین کی شرح لکھی ہے۔ گویا علم وتحقیق ہماری گھٹی میں شامل ہے اور خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہماری طبیعت اس طرح مائل رہی ہے۔

۱۹۸۴ء میں مولانا امریکہ چلے گئے اور نیوجرسی کو اپنا مستقر بنایا۔ یہاں معاشی جدوجہد میں مصروف رہے تاہم وقتاً فوقتاً کچھ نہ کچھ ضرور لکھتے رہے۔ کتابوں کا چسکا تو شروع سے تھا، حالات سازگار ہوئے تو کتابیں جمع کرنے لگے۔ ابھی ناچیز کا امریکہ جانا ہوا مولانا کے گھر بھی گیا۔ مولانا نے امریکہ جیسی جگہ میں نہایت عمدہ کتب خانہ فراہم کیا ہے۔ جن کتابوں کو ہم ترستے

تھے ان میں سے اکثر مولانا کے کتب خانے میں موجود ہیں۔ وہاں انہوں نے اپنے بہت سے کام دکھائے کئی چھوٹی بڑے کتابوں پر مقدمے لکھے، کئی ایک کا اردو ترجمہ کیا۔ قرآن کریم کی ایک معروف تفسیر فیض کاشانی کی ''*الصافی*'' کو اردو میں منتقل کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ جلد مکمل کرائے۔

زیر نظر کتاب ''*الدرۃ الفاخرۃ من الاصداف الطاہرۃ*'' کا اردو ترجمہ ہے۔ یہ حضور اقدسؐ اور ائمہ اثنیٰ عشر کے چیدہ چیدہ اقوال کا مجموعہ ہے جو تقریر وتحریر دونوں کے لئے مفید ہے۔ اسی نسبت سے اس کا نام ''*جواہر پارے*'' تجویز کیا گیا ہے۔ مولان نے اصل عربی تن کو سامنے رکھ کر نہایت سلیس اور آسان زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ بلاشبہ ترجمہ کرنا ایک فن ہے اس میں مفہوم کے تبدیل ہوجانے کا قوی امکان ہوتا ہے مگر مولانا نے ترجمے میں کمال مہارت کا ثبوت دیا ہے۔ امید کہ یہ مختصر کتاب بہت مفید ثابت ہوگی۔ آخر میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مولانا کو مزید علمی وتحقیقی کام سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ڈاکٹر محمد عبدالمقیت شاکر علیمی

گلشن اقبال، کراچی

مؤلف کتاب

شہید اول کا نام ابوعبداللہ محمد بن شیخ جمال الدین مکی بن محمد بن حامد بن احمد عاملی نبطی جزینی ہے۔ والدہ سیدہ علویہ جن کا تعلق آل معیہ عراق سے ہے۔ دادا شیخ محمد شمس الدین بڑے صاحب فضل تھے۔ تاریخ ولادت ۷۳۴ھ ہے اور شہادت ۱۹ جمادی الاولیٰ ۷۸۶ھ کو دمشق میں ہوئی۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم جبل عامل کے شہر جزین میں حاصل کی۔ ۱۶ سال کی عمر میں مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے ۷۵۹ھ میں عراق کی طرف ہجرت کی اور حلہ جو اس وقت مرکز علم تھا وہاں قیام کیا۔ انہوں نے نجف اور کربلا کے علمائے اعلام اور فقہائے انام سے بھی اکتساب علم کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اہل سنت کے علماء و مشائخ سے بھی کتب حدیث کی اجازت حاصل کی۔

مشہور تصنیفات

۱۔ الذکریٰ

۲۔ الدروس الشرعیہ فی فقہ الامامیہ

۳۔ غایۃ المراد فی شرح نکت الارشاد

۴۔ اللمعۃ الدمشقیہ

۵۔ کتاب المزار

۶۔ ''الدارۃ الفاخرۃ من الاصداف الطاھرۃ'' ہیں۔

مؤخرالذکر کتاب آنحضرتؐ کے اقوال وحکم اور ائمہ کرامؑ کی حکمت آمیز باتوں پر مشتمل ہے۔

کتاب ''*الدرۃ الباہرۃ من الاصداف الطاہرۃ*'' (یعنی پاکیزہ سیپیوں کے چمک دار موتی) کے مؤلف شہید اول شیخ محمد مکی ہیں جنہوں نے اپنے ذوق علمی اور مذاق فکری کے مطابق اقوال وحکم کا ایک معیاری انتخاب پیش کیا ہے ان سے پہلے شعبۃ الحرانی نے، اس موضوع پر ''*تحف العقول*'' نامی کتاب مرتب کی تھی جو کافی مقبول ہوئی۔

یہ مختصر سی کتاب جو عربی زبان میں صرف (۴۸) صفحات پر مشتمل ہے۔اس میں آنحضرتؐ کے (۱۷) اقوال ہیں جن میں علم، علماء دنیا، مال دنیا اور اخلاقی امور کے بارے میں رہنمائی کی گئی ہے۔

حضرت علی کے (۱۹) اقوال ہیں جو عفو و درگزر، صلہ رحمی، زبان کی خرابی اور نقصان سے متعلق ہیں۔

امام حسنؑ کے صرف (۸) اقوال ہیں جن کا موضوع احسان، ایفائے وعدہ، تفکر وتدبر اور انسانی شناسی ہے۔

امام حسینؑ کے (۵) اقوال ہیں جو جود وسخا اور کرم وعطا سے تعلق رکھتے ہیں

امام زین العابدین کے (۹) اقوال کتاب کی زینت ہیں جن میں دوستی ورفاقت کے اصول، کریم ولئیم اور مومن کی علامات کو بیان کیا ہے۔

امام محمد باقرؑ کے (۷) اقوال ہیں جن میں خدا کی خوشنودی، زندگی گزارنے کے اصول اور تلاوت قرآن کے آداب کا تذکرہ ہے۔

امام جعفر صادقؑ کے اقوال کی تعداد (۲۲) ہے۔جن میں اخلاقی قدریں، مشورت کے اصول اور قضاوقدر کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے۔

امام موسیٰ کاظمؑ کے اقوال کی تعداد (۱۰) ہے۔جن میں معرفت، احسان، سوالوں کے جوابات ہیں۔

امام علی رضاؑ کے اقوال کی تعداد (۱۳) ہے۔جن میں شرک وکفر کی تعریف،عہد شکنی، تعزیت کا اصول،آیت کی تشریح وغیرہ ہے۔

امام علی نقیؑ کے اقوال کی تعداد (۱۸) ہے جن میں نفس کی کیفیت،صبر،حسد،عدل وظلم کا دور اور مختلف اخلاقی فضائل ورذائل کا ذکر ہے۔

امام حسن عسکریؑ کے اقوال کی تعداد (۲۰) ہے۔جن میں سخاوت وشجاعت کا معیار، اللہ سے مناجات اور امامت کا تعارف ہے۔

امام مہدیؑ کے (۲) اقوال کتاب کی زینت ہیں۔جن میں قرآن کریم کی آیت {فَأَخْلَعْ نَعْلَيْكَ} کی تفسیر،اسحاق بن یعقوب کا جواب جس میں ظہور امام،دیگر اموراور زمانہ غیبت کا فلسفہ مذکور ہے۔

ترجمہ نہایت آسان،شگفتہ اور سلیس ہے کوشش یہ کی گئی ہے کہ ترجمہ عبارت سے ہم آہنگ رہے اور معصومین نے جن امور کی وضاحت کرنا چاہی ہے انہیں بے کم وکاست جوں کا توں بیان کر دیا جائے۔میری خواہش ہے کہ ہم اپنی زندگی کو سنوارنے اور آراستہ کرنے کے لئے ان اقوال سے رہنمائی حاصل کریں۔یہ جواہر پارے ہماری پریشانیوں کو دور کرنے،ہمیں اعلیٰ انسانی قدروں سے ہم کنار کرنے اور ہمارے مسائل کو حل کرنے میں مدد ومعاون ثابت ہوں گے۔

سید تلمیذ حسنین رضوی

۱۰/جولائی ۲۰۱۰ء

مِن كلام النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

{۱} (۱) اَلْعِلْمُ وَدِیْعَةُ اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہِ وَالْعُلَمَاءُ اُمَنَاؤُہٗ عَلَیْہِ فَمَنْ عَمِلَ بِعِلْمِہٖ اَدّٰی اَمَانَتَہٗ وَمَنْ لَمْ یَعْمَلْ بِعِلْمِہٖ کُتِبَ فِیْ دِیْوَانِ اللّٰہِ مِنَ الْخَائِنِیْنَ۔[۱]

{۲} (۲) اِنَّکُمْ لَنْ تَسَعُوْا النَّاسَ بِاَمْوَالِکُمْ فَسَعُوْھُمْ بِاَخْلاَقِکُمْ۔[۲]

{۳} (۳) تَفَرَّغُوْا مِنْ ھُمُوْمِ الدُّنْیَا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّہٗ مَنْ اَقْبَلَ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِقَلْبِہٖ جَعَلَ اللّٰہُ قُلُوْبَ الْعِبَادِ مُنْقَادَةً اِلَیْہِ بِالْوُدِّ وَالرَّحْمَةِ وَکَانَ اللّٰہُ اِلَیْہِ بِکُلِّ خَیْرٍ اَسْرَعُ۔[۳]

{۴} (۴) لاٰ یَرُدُّ الْقَدَرَ اِلاَّ الدُّعَاءُ وَلاٰ یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلاَّ الْبِرُّ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَجُرُّ الرِّزْقَ بِذَنْبٍ یُصِیْبُہٗ۔[۴]

{۵} (۵) حُسْنُ الظَّنِّ بِاللّٰہِ مِنْ عِبَادَةِ اللّٰہِ۔[۵]

{۶} (۶) اِرْحَمُوْا ثَلاَثاً: عَزِیْزَ قَوْمٍ ذَلَّ وَغَنِیَّ قَوْمٍ اِفْتَقَرَ وَعَالِماً تَتَلاَعَبُ بِہِ الْجُھَّالُ۔[۶]

{۷} (۷) اَلسَّخِیُّ فِیْ جِوَارِ اللّٰہِ وَاَنَا رَفِیْقُہٗ وَالْبَخِیْلُ فِی النَّارِ وَاِبْلِیْسُ رَفِیْقُہٗ۔[۷]

اقوال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

{۱} (۱) علم زمین پر اللہ کی امانت ہے اور علماء اس کے امین ہیں، پس جس شخص نے اپنے علم کے مطابق عمل کیا تو گویا اس نے امانت ادا کر دی۔ اور جس شخص نے اپنے علم کے مطابق عمل نہیں کیا تو دفتر خداوندی میں اس کا نام خیانت کرنے والوں میں لکھ دیا جائے گا۔

{۲} (۲) اگر تم اپنے مال سے لوگوں کی حاجت روائی نہیں کر سکتے تو (کم از کم) اپنے اخلاق سے اس کا مداوا کر دو۔

{۳} (۳) جس قدر ممکن ہو اپنے آپ کو دنیاوی تفکّرات سے فارغ کر دو اس لئے کہ جو بھی قلب سلیم کے ساتھ اللہ کی جانب متوجہ ہو گا تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں کو محبت و رحمت کے ساتھ اس کی طرف جھکا دے گا اور اللہ تعالی اس کے لئے ہر خیر میں جلدی کرے گا۔

{۴} (۴) تقدیر کو دعاؤں سے پلٹایا جا سکتا ہے، عمر کو نیکیوں کے ذریعہ بڑھایا جا سکتا ہے، اور رزق سے محرومی کا سبب انسان کے وہ گناہ ہیں جو اس سے سرزد ہوئے ہیں۔

{۵} (۵) اللہ (تعالیٰ) سے حسن ظن رکھنا بھی ایک طرح کی عبادت ہے۔

{۶} (۶) تین طرح کے افراد پر رحم کھاؤ، قوم کا وہ عزت دار جو ذلیل ہو گیا، قوم کا وہ مال دار جو محتاج ہو گیا اور وہ عالم جو جاہلوں کے ہاتھ میں کھلونا بنا ہوا ہے۔

{۷} (۷) آنحضرتؐ نے فرمایا: سخی کو قرب خداوندی حاصل ہے اور میں اس کا رفیق ہوں۔ بخیل جہنمی ہے اور شیطان اس کا ساتھی ہے۔

{٨} (٨) مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِلتَّكَبُّرِ فَمَاتَ مَاتَ جَاهِلاً وَمَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِلقَّوْلِ دَوْنَ الْعَمَلِ فَمَاتَ مَاتَ مُنَافِقاً وَمَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِلْعَمَلِ فَمَاتَ مَاتَ عَارِفاً۔ [٨]

{٩} (٩) اِنَّ اللّٰهَ اِصْطَفٰی اَرْبَعاً مِنْ اَرْبَعٍ اِصْطَفٰی الْاِسْلَامَ مِنَ الْاَدْیَانِ وَشَهْرَ رَمَضَانَ مِنَ الشُّهُوْرِ وَلَیْلَةَ الْقَدْرِ مِنَ اللَّیَالِیِ وَیَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنَ الْاَیَّامِ۔ [٩]

{١٠} (١٠) اَلتَّعْظِیْمُ لِاَمْرِ اللّٰهِ وَالشَّفَقَةُ عَلٰی خَلْقِ اللّٰهِ۔ [١٠]

{١١} (١١) اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقْلَیْنِ کِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِیْ مَا اِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوا۔ [١١]

{١٢} (١٢) قَالَ فِیْ شَانِ عَلِیٍّ اَنَا مَدِیْنَةُ الْحِکْمَةِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا ثُمَّ قَالَ: لَایَعْرِفُ اللّٰهَ حَقَّ مَعْرِفَتِهٖ اِلَّا اَنَا وَعَلِیٌّ وَلَا یَعْرِفُنِیْ حَقَّ مَعْرِفَتِیْ اِلَّا اللّٰهُ وَعَلِیٌّ وَلَا یَعْرِفُ عَلِیًّا حَقَّ مَعْرِفَتِهٖ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَا۔ [١٢]

{١٣} (١٣) السُّطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ یَاوِیْ اِلَیْهِ کُلُّ مَظْلُوْمٍ۔ [١٣]

{١٤} (١٤) أَرْبَعَةُ تَحْتَاجُ اِلٰی أَرْبَعَةٍ: الْعِلْمُ اِلَی الْعَمَلِ وَالْحَسَبُ اِلَی الْاَدَبِ وَالْقَرَابَةُ اِلَی الْمَوَدَّةِ وَالْعَقْلُ اِلَی التَّجْرِبَةِ۔ [١٤]

{۸} (۸) جس نے علم بڑائی جتلانے کے لئے حاصل کیا اور اسے موت آ گئی تو وہ جاہل مرا، اور جس نے علم صرف قول کے لئے حاصل کیا اور اس پر عمل نہیں کیا پھر اس کی موت واقع ہوگئی تو وہ منافق مرا، اور جس نے علم کو عمل کرنے کے لئے حاصل کیا اور مر گیا تو وہ عارف (بامعرفت) مرا۔

{۹} (۹) اللہ نے چار چیزوں کو چار چیزوں میں سے منتخب کیا ہے۔ اسلام کو تمام ادیان میں، ماہ رمضان کو تمام مہینوں میں، شب قدر کو تمام راتوں میں اور جمعہ کو تمام دنوں میں سے منتخب کیا ہے۔

{۱۰} (۱۰) حکم خدا کی عظمت کو ملحوظ رکھو اور مخلوق خدا پر شفقت کرو۔

{۱۱} (۱۱) میں تمھارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اللہ کی کتاب اور اپنی عترت اہل بیت۔ جب تک تم، ان دونوں سے تمسّک رکھو گے ہرگز گمراہ نہیں ہوؤ گے۔

{۱۲} (۱۲) آنحضرت نے حضرت علی کی منزلت بیان کرتے ہوئے فرمایا میں حکمت کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ اس کے بعد فرمایا اللہ کی حقیقی معرفت سوائے میرے اور علی کے کسی کو حاصل نہیں اور میری حقیقی معرفت کوئی نہیں رکھتا سوائے اللہ اور علی کے۔ اور علی کو صحیح معنی میں کوئی نہیں پہچانتا سوائے اللہ کے اور میرے۔

{۱۳} (۱۳) حاکم (بادشاہ) روئے زمین پر اللہ کا سایہ ہے، ہر مظلوم جس کی طرف پناہ لیتا ہے۔

{۱۴} (۱۴) چار چیزوں کو چار چیزوں کی ضرورت ہے۔ علم کو عمل کی، حسب کو ادب کی، قرابت کو محبت اور عقل کو تجربہ کی۔

{۱۵} (۱۵) لاٰ خَیْرَ لَکَ فِیْ صُحْبَۃِ مَنْ لاٰ یَرىٰ لَکَ مِثْلَ الَّذِیْ یَرىٰ لِنَفْسِہٖ۔[۱۵]

{۱۶} (۱۶) المُؤمن اِذَا مَاتَ وَتَرَکَ وَرَقَۃً وَاحِدَۃً عَلَیْھَا عِلْمٌ تَکُوْنُ تِلْکَ الْوَرَقَۃُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ سِتْراً فِیْمَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّارِ وَاَعْطَاہُ اللّٰہُ بِکُلِّ حَرْفٍ مَکْتُوْبٍ عَلَیْھَا مَدِیْنَۃً أَوْسَعَ مِنَ الدُّنْیَا سَبْعَ مَرَّاتٍ وَمَا مِنْ عَبْدٍ مُؤمِنٍ یَقْعُدُ سَاعَۃً عِنْدَ الْعَالِمِ اِلاّٰ نَادَاہُ رَبُّہٗ جَلَسْتَ اِلىٰ حَبِیْبِیْ وَعِزَّتِیْ وَجَلاَلِیْ لَاُسْکِنَنَّکَ الجَنَّۃَ مَعَہٗ وَلاٰ أُبَالِی۔[۱۶]

{۱۷} (۱۷) تَاخِیْرُ التَّوْبَۃِ اِغْتِرارٌ وَطُوْلُ التَّسوِیْفِ حَیْرَۃٌ و الْاَعْتِلاَلُ[۱۷] عَلَی اللّٰہِ ھَلَکَۃٌ وَالْاِصْرَارُ عَلَی الذَّنْبِ أَمْنٌ وَ{لَایَأْمَنُ مَکْرَ اللّٰہِ إِلاّٰ الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ}۔[۱۸-۱۹]

{۱۵} (۱۵) ایسے شخص کی رفاقت میں کوئی بھلائی نہیں ہے جو اپنے لیے جن باتوں کا خیال رکھتا ہے تمھارے لیے ان باتوں کو ملحوظ نہیں رکھتا۔

{۱۶} (۱۶) اگر کوئی مومن مرتے وقت ایسا ورق چھوڑ جائے جس میں علم کی باتیں لکھی جائی ہوں تو وہ ورق روز قیامت اس مومن اور جہنم کے درمیان پردہ بن جائے گا اور اس ورق کی تحریر کے ہر حرف کے بدلے میں اللّٰہ تعالیٰ اس مومن کو ایسا شہر عطا کرے گا جو دنیا سے سات گنا بڑا ہو گا۔

اگر کوئی بندۂ مومن عالم کے پاس ایک ساعت بیٹھتا ہے تو اس کا پروردگار اسے آواز دیتا ہے، تم میرے دوست کے ہم نشین تھے مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں تمھیں جنت میں بھی اس کی ہم نشینی عطا کروں گا اور مجھے کسی کی پروانہیں ہے۔

{۱۷} (۱۷) توبہ کرنے میں تاخیر سے کام لینا خودفریبی ہے اور اس میں ٹال مٹول کرنا باعث حیرت ہے اللّٰہ کے مقابل میں بہانہ بازی موجب ہلاکت ہے اور گناہ پر اصرار کرنا گویا کہ خود کو محفوظ تصور کرنا ہے۔اللّٰہ کی تدبیر سے وہی قوم بے خوف ہوتی ہے جو تباہ ہونے والی ہو۔

مِنْ کَلَامِ الْاِمَامِ عَلِی بْنِ اَبِیْ طَالِب۔

{۱۸} (۱) اَلْعَفْوُ عَنِ الْمُقِرِّ لَا عَنِ الْمُصِرِّ۔[۰۲]

{۱۹} (۲) لَاْ یَکُوْنَنَّ اَخُوْکَ عَلیٰ قَطِیْعَتِکَ اَقْویٰ مِنْکَ عَلَی صِلَتِہٖ وَلَاْ یَکُوْنَنِّ عَلَی الْاِسَا ئَ ۃِ مِنْکَ عَلَی الْاِحْسَان۔[۱۲]

{۲۰} (۳) مَا أَقْبَحَ الْخُشُوْعَ عِنْدَ الْحَاجَۃِ وَالْجَفَائَ عِنْدَ الْغِنِی۔[۲۲]

{۲۱} (۴) قَطِیْعَۃُ الْجَاھِلِ تَعْدِلُ صِلَۃَ الْعَاقِل۔[۳۲]

{۲۲} (۵) بَلَائُ الْاِنْسَانِ مِنَ اللِّسَان۔[۴۲]

{۲۳} (۶) اَللِّسَانُ سَبُعٌ اِنْ خُلِّیَ عَنْہُ عَقَرَ الْعَافِیَۃِ۔[۵۲]

{۲۴} (۷) اِتَّقُوْا مَنْ تُبْغِضُہٗ قُلُوْبُکُم۔[۶۲]

{۲۵} (۸) اَلْعَافِیَۃُ عَشَرَۃ أَجْزَائٍ تِسْعَۃٌ مِنْھَا فِیْ الصَّمْتِ اِلاَّ بِذِکْرِ اللّٰہِ وَوَاحِدُ فِیْ تَرْکِ مُجَالَسَۃِ السُّفَھَائ۔[۷۲]

اقوال امام علی ابن ابی طالب۔

{۱۸} (۱) عفو و بخشش اس کے لیے ہے جو گناہوں کا اعتراف کرے، اس کے لیے نہیں ہے جو گناہوں پر ڈٹا رہے۔

{۱۹} (۲) تمھارے بھائی کو صلہ رحمی کے مقابلے میں تم سے قطعِ تعلق پر زیادہ طاقتور نہیں ہونا چاہیے اور نہ تمھارے احسان کے مقابلے میں تم سے برائی کرنے پر اسے زیادہ قدرت ہونی چاہیے۔

{۲۰} (۳) ضرورت کے وقت عاجزی اور بے نیازی کے موقع پر جفا (زیادتی) بہت بری چیز ہے۔

{۲۱} (۴) جاہل سے قطع تعلق کرنا ایسا ہی ہے جیسے عاقل سے رشتہ ناطہ جوڑنا۔

{۲۲} (۵) انسان پر اکثر مصیبتیں صرف زبان کی وجہ سے آتی ہیں۔

{۲۳} (۶) زبان ایک درندہ ہے اگر اسے کھلا چھوڑ دو گے تو وہ امن کو برباد کردے گی۔

{۲۴} (۷) تمھارا دل جس بات کو ناپسند کرتا ہے اس سے بچتے رہو۔

{۲۵} (۸) عافیت کے دس حصے ہیں، ان میں نو (۹) کا تعلق خاموشی سے ہے سوائے ذکر خداوندی کے اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ احمقوں کی صحبت اختیار نہ کرو۔

{۲۶} (۹) **وَ قِيلَ لَهُ: مَا الْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ؟ فَقَالَ: أَدَاءُ الْفَرَائِضِ وَاجْتِنَابُ الْمَحَارِمِ وَالْاِشْتِمَالُ عَلَى الْمَكَارِمِ ثُمَّ لَا يُبَالِيْ أَوَقَعَ عَلَى الْمَوْتِ اَوْ وَقَعَ الْمَوْتُ عَلَيْهِ وَاللّٰهِ لَا يُبَالِي ابْنُ أَبِي طَالِبٍ اَوَقَعَ عَلَى الْمَوْتِ اَوْ وَقَعَ الْمَوْتُ عَلَيْهِ۔** [۲۸]

{۲۷} (۱۰) الْعَاقِلُ مَنْ رَفَضَ الْبَاطِلَ۔ [۲۹]

{۲۸} (۱۱) الشَّرِيْفُ مَنْ اَنْصَفَ الضَّعِيْفَ وَالسَّعِيْدُ مَنْ خَافَ الْوَعِيْدَ۔ [۳۰]

{۲۹} (۱۲) الْغُمْرُ [۳۱] مَنْ وَثِقَ بِالْعُمْرِ۔ [۳۲]

{۳۰} (۱۳) السَّخَاءُ تَرْكُ التَّمَنّی عِنْدَ الْعَطَاءِ۔ [۳۳]

{۳۱} (۱۴) عِمَادُ الدِّیْنِ الْوَرَعُ وَفَسَادُهُ الطَّمَعُ۔ [۳۴]

{۳۲} (۱۵) بَرَكَةُ الْمَالِ فِیْ اَدَاءِ الزَّكَاةِ۔ [۳۵]

{۳۳} (۱۶) ثَبَاتُ الْمُلْكِ بِالْعَدْلِ۔ [۳۶]

{۳۴} (۱۷) ثَوَابُ الاٰخِرَةِ خَیْرٌ مِنْ نَعِیْمِ الدُّنْیَا۔ [۳۷]

{۳۵} (۱۸) مَجْلِسُ الْعِلْمِ رَوْضَةُ الْجَنَّةِ۔ [۳۸]

{۳۶} (۱۹) مَجْلِسُ الْكِرَامِ حُصُوْنَ الْكَلَامِ۔ [۳۹]

{۲۶} (۹) امیر المومنینؑ سے دریافت کیا گیا کہ موت کے لیے تیار ہونے سے کیا مراد ہے؟ تو امامؑ نے فرمایا: واجبات کو ادا کرنا، محرمات سے بچنا، سخاوت و فیاضی کو اپنانا، اس کے بعد اس بات کی کوئی پروا نہ کرے کہ وہ موت تک پہنچ گیا ہے یا موت اس پر واقع ہو گئی ہے۔ خدا کی قسم فرزند ابو طالب کو اس بات کی کوئی پروا نہیں ہے کہ وہ موت تک پہنچ جائے یا موت اس تک رسائی حاصل کر لے۔

{۲۷} (۱۰) عاقل وہ ہے جو باطل کو ترک کر دے۔

{۲۸} (۱۱) شریف وہ ہے جو کمزوروں سے انصاف کرے اور سعید وہ ہے جو عذاب کے ڈراوے سے ہمیشہ خائف رہے۔

{۲۹} (۱۲) جو ناپائدار زندگی پر بھروسا کرے وہ ناتجربہ کار ہے۔

{۳۰} (۱۳) اصل سخاوت یہ ہے جو دو عطا کے وقت کسی قسم کی تمنا نہ رکھے۔

{۳۱} (۱۴) پارسائی دین کا ستون ہے اور حرص و ہوس میں دین کی تباہی ہے۔

{۳۲} (۱۵) زکوٰۃ دینے سے مال میں برکت ہوتی ہے۔

{۳۳} (۱۶) حکومت کا استحکام عدل پر مبنی ہوتا ہے۔

{۳۴} (۱۷) آخرت کا ثواب دنیا کی نعمت سے بہتر ہے۔

{۳۵} (۱۸) علمی نشست گویا باغِ بہشت ہے۔

{۳۶} (۱۹) شرفاء کی بزم کلام کا مضبوط قلعہ ہوتی ہے (یعنی اس بزم کی کوئی بات عام نہیں ہوتی اور اِس کا کوئی راز فاش نہیں ہوتا)

مِن کلام الامام الزکی الحسن بن علی۔

{۳۷} (۱) اَلْمَعْرُوْفُ مَا لَمْ یَتَقَدَّمْهُ مَطْلٌّ وَلَمْ یَتْبَعْهُ مَنٌّ۔[۴۰]

{۳۸} (۲) الْبُخْلُ أنْ یَرَی الرَّجُلُ مَا أَنْفَقَهُ تَلَفًا وَمَا أَمْسَکَهُ شَرَفًا۔[۴۱]

{۳۹} (۳) مِنْ عَدَّدَ نِعَمَهُ مَحَقَ کَرَمَهُ۔[۴۲]

{۴۰} (۴) اَلْاِنْجَازُ دَوَاءُ الْکَرَمِ۔[۴۳]

{۴۱} (۵) لَا تُعَاجِلِ الذَّنْبَ بِالْعُقُوْبَةِ وَاجْعَلْ بَیْنَهُمَا لِلْاِعْتِذَارِ طَرِیْقًا۔[۴۴]

{۴۲} (۶) اَلتَّفَکُّرُ حَیَاةُ قَلْبِ الْبَصِیْرِ۔[۴۵]

{۴۳} (۷) اِذَا سَمِعْتَ اَحَدًا یَتَنَاوَلُ اَعْرَاضَ النَّاسِ فَاجْتَهِدْ اَنْ لَا یَعْرِفَکَ فَاِنَّ اَشْقَی الْاَعْرَاضِ بِهِ مَعَارِفُهٗ۔[۴۶]

{۴۴} (۸) اَوْسَعُ مَا یَکُوْنُ الْکَرِیْمُ بِالْمَغْفِرَةِ اِذَا ضَاقَتْ بِالْمُذْنِبِ الْمَعْذِرَةُ۔[۴۷]

اقوالِ امام حسن مجتبیٰ ؑ

{۳۷} (۱) احسان وہ ہے جس سے پہلے ٹال مٹول نہ ہو اور جس کے بعد اسے جتلایا نہ جائے۔

{۳۸} (۲) کنجوسی کی تعریف یہ ہے کہ انسان اپنے خرچ کیے ہوئے مال کو سمجھے کہ وہ ضائع ہو گیا اور جو مال بچا لیا ہے اسے اپنے لیے باعث شرف سمجھے۔

{۳۹} (۳) جس نے اللّٰہ کی نعمتوں کو شمار کرنا شروع کر دیا تو گویا کہ اس نے اللّٰہ کے کرم کو مٹا دیا۔

{۴۰} (۴) وعدہ وفا کرنا فضل و کرم کی دَوا ہے۔

{۴۱} (۵) گناہ کے مواخذے میں جلد بازی سے کام نہ لو بلکہ ان کے درمیان معذرت طلب کرنے کے لیے راستہ کھلا رکھو۔

{۴۲} (۶) غور و فکر کرنا قلب بصیر کے لیے سرمایۂ حیات ہے۔

{۴۳} (۷) جب کسی شخص کے بارے میں یہ سنو کہ وہ لوگوں کی عزت و آبرو کے درپَے ہے تو کوشش کرو کہ اس سے تمھاری شناسائی نہ ہونے پائے اس لیے کہ اس کے نزدیک بدبخت ترین شخص وہ ہوگا جس سے اس کی شناسائی ہو۔

{۴۴} (۸) صاحب کرم (سخی) کے لیے اس وقت مغفرت کا وسیع موقع فراہم ہوتا ہے جب گناہ گار کے لیے معذرت کی راہ مسدود ہو جاتی ہے۔

مِنْ کَلَامِ الْاِمَامِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِی۔

{۴۵} (۱) اِنَّ حَوَائِجَ النَّاسِ اِلَیْکُمْ مِنْ نِعَمِ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ فَلَا تَمَلُّوا النِّعَمَ فَتَجُوْزُوا النِّعَم۔ [۴۸]

{۴۶} (۲) اِنَّ اَجْوَدَ النَّاسِ مَنْ اَعْطٰی مَنْ لَا یَرْجُوہُ وَاِنَّ اَعْفَی النَّاسِ مَنْ عَفَا عِنْدَ قُدْرِتِہٖ وَاِنَّ اَفْضَلَ النَّاسِ مَنْ وَصَلَ مَنْ قَطَعَہٗ۔ [۴۹]

{۴۷} (۳) اَللّٰھُمَّ لَاتَسْتَدْرِجْنِیْ [۵۰] بِالْاِحْسَانِ وَلَاتُؤَدِّبْنِیْ بِالْبَلَاءِ۔ [۵۱]

{۴۸} (۴) مَنْ قَبِلَ عَطَاءَکَ فَقَدْ اَعَانَکَ عَلَی الْکَرَمِ۔ [۵۲]

{۴۹} (۵) مَالُکَ اِنْ لَمْ یَکُنْ لَکَ کُنْتَ لَہٗ فَلَا تُبْقِ عَلَیْہِ فَاِنَّہٗ لَا یَبْقٰی عَلَیْکَ وَکُلْہُ قَبْلَ اَنْ یَاکُلَکَ۔ [۵۳]

اقوال امام حسینؑ

{۴۵} (۱) ضرورتمندوں کا تمھاری طرف رجوع کرنا اللہ کی ان نعمتوں میں سے ہے جن سے اس نے تمھیں نوازا ہے۔ تم ان نعمتوں سے اکتا نہ جانا ورنہ ان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔

{۴۶} (۲) سخی ترین شخص وہ ہے جس کی جود و سخا ایسے شخص کے لیے ہو جس سے اس کو کوئی امید نہ ہو۔ اور سب سے بڑھ کو معاف کرنے والا وہ شخص ہے جو قدرت رکھنے کے باوجود عفو و درگزر سے کام لے۔ اور افضل ترین انسان وہ ہے جو ناطہ توڑنے والے سے رشتہ جوڑ لے۔

{۴۷} (۳) اے اللہ ! مجھ کو نوازشات کے ذریعہ آزمائش میں نہ ڈال اور رنج و غم میں مبتلا کر کے مجھے سزا نہ دے۔

{۴۸} (۴) جس نے تمھاری بخشش کو قبول کر لیا تو گویا اس نے جود و کرم میں تمھاری اعانت کی۔

{۴۹} (۵) تمھارا مال اگر تمھارے لیے نہیں ہے تو تم اس کے لیے ہو تم اسے ذخیرہ نہ کرو اس لیے کہ وہ تمھارے پاس باقی رہنے والا نہیں ہے۔ اور تم اسے کھا جاؤ قبل اس کے کہ وہ تمھیں ہڑپ کر جائے (یعنی مال و دولت خرچ کر کے اور سخاوت کے ذریعہ دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی حاصل کرو)

مِن کلام الامام زین العابدین ـ

{۵۰} (۱) خَفِ اللّٰہَ تعالیٰ لَقُدرَتِہٖ عَلَیکَ وَاستَحیِ مِنہُ لِقُربِہٖ مِنکَ۔ [۵۴]

{۵۱} (۲) لاَ تُعَادِیَنَّ اَحَدًا وَاِنْ ظَنَنْتَ اِنَّہُ لاَ یَضُرُّکَ وَلاَ تَزْھَدَنَّ فِی صَدَاقَۃِ اَحَدٍ وَاِنْ ظَنَنْتَ اِنَّہُ لاَ یَنْفَعُکَ فَاِنَّکَ لاَ تَدْرِی مَتیٰ تَرْجُو صَدِیْقَکَ وَلاَ تَدْرِی مَتیٰ تَخَافُ عَدُوَّکَ وَلاَ یَعْتَذِرُ اِلَیکَ اَحَدٌ اِلَّا قَبِلْتَ عُذْرَہٗ وَاِنْ عَلِمْتَ اِنَّہٗ کَاذِبٌ وَلِیَقِلَّ عَیبُ[۵۵] النَّاسِ عَلیٰ لِسَانِکَ۔ [۵۶]

{۵۲} (۳) مَنْ رَمَی النَّاسَ بِمَا فِیْھِمْ رَمَوْہُ بِمَا لَیسَ فِیْہِ۔ [۵۷]

{۵۳} (۴) مَنْ عَتَبَ عَلَی الزَّمَانِ طَالَتْ مَعْتَبَتُہٗ۔ [۵۸]

{۵۴} (۵) کَثْرَۃُ النَّصحِ تَدْعُو اِلَی التُّھْمَۃِ۔ [۵۹]

{۵۵} (۶) مَا استَغْنیٰ اَحَدٌ بِاللّٰہِ اِلَّا افْتَقَرَ النَّاسُ اِلَیہِ۔ [۶۰]

اقوال امام زین العابدین۔

{۵۰} (۱) اللّٰہ سے ڈرو اس لیے کہ وہ تم پر قدرت رکھتا ہے اور اس سے حیا کرو اس لیے کہ وہ تم سے قربت رکھتا ہے۔

{۵۱} (۲) اس علم کے باوجود کہ اس کی دشمنی تمھیں نقصان نہیں پہنچائے گی تم کسی کو بھی اپنا دشمن نہ بناؤ۔ اور کسی کی دوستی سے یہ جانتے ہوئے بھی کنارہ کشی نہ کرو کہ اس کی دوستی سے تمھیں کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ اس لیے کہ تم یہ نہیں جانتے کہ کب تمھیں اپنے دوست کی ضرورت پڑ جائے اور تمھیں یہ بھی پتا نہیں کہ کب دشمن کا خوف تمھیں لاحق ہو جائے۔ تم اگر کوئی معذرت پیش کرے تو یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ جھوٹا ہے تم اس کی معذرت قبول کر لو اور لوگوں کے عیوب اپنی زبان پر نہ لاؤ۔

{۵۲} (۳) جو بھی لوگوں میں پائی جانے والی برائیوں کے بارے میں انھیں موردِ الزام ٹھہرائے گا تو اس کے جواب میں وہ بھی اس پر ایسی برائیوں کی تہمت لگا دیں گے جو اس میں نہیں پائی جاتیں۔

{۵۳} (۴) جو زمانے کو موردِ الزام ٹھہرائے تو اس کی سرزنش بہت طویل ہو جائے گی۔

{۵۴} (۵) بہت زیادہ نصیحت کرنا تہمت کا سبب بنتا ہے۔

{۵۵} (۶) کوئی بھی اللّٰہ سے بے نیاز نہیں ہو سکتا بلکہ ہر فرد اللّٰہ کی محتاج ہے۔

{٥٦} (٧) مَنْ أَنَّهُ اِتَّكَلَ عَلٰى حُسْنِ اخْتِيَارِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ لَمْ يَتَمَنَّ أَنَّهُ فِیْ غَيْرِ الْحَالِ الَّتِیْ اِخْتَارَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ۔ [٦١]

{٥٧} (٨) اِنَّ الْكَرِيْمَ يَبْتَهِجُ بِفَضْلِهٖ وَاللَّئِيْمُ يَفْتَخِرُ بِمُلْكِهٖ۔ [٦٢]

{٥٨} (٩) عَلَامَاتُ الْمُؤْمِنِ خَمْسٌ: اَلْوَرَعُ فِی الْخَلْوَةِ وَالصَّدَقَةُ فِی الْقِلَّةِ وَالصَّبْرُ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ وَالْحِلْمُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالصِّدْقُ عِنْدَ الْخَوْفِ۔ [٦٣]

{۵۶} (۷) جو اپنے لیے اللّٰہ کے بہترین انتخاب پر توکل کرتا ہے تو پھر وہ کسی ایسی حالت کی تمنا نہیں کرتا جو اللّٰہ کی پسند کردہ حالت سے مختلف ہو۔

{۵۷} (۸) کریم (سخی) اپنی سخاوت پر فخر کرتا ہے اور لئیم (بخیل) اپنی دولت پر اکڑتا ہے۔

{۵۸} (۹) مومن کی پانچ نشانیاں ہیں: ۱۔تنہائی میں پارسائی، ۲۔ مال کی کمی کے باوجود صدقہ، ۳۔مصیبت کے وقت صبر، ۴۔غضب کے وقت بربادی، ۵۔خوف کے ہنگام سچائی۔

مِنْ كَلَامِ الْاِمَامِ مُحَمَّدِ الْبَاقِرِ ـ

{٥٩} (١) اِنَّ اللّٰهَ خَبَّأَ ثَلَاثَةً فِيْ ثَلَاثَةٍ: خَبَّأَ رِضَاهُ فِيْ طَاعَتِهٖ فَلَا تُحَقِّرَنَّ مِنَ الطَّاعَةِ شَيْئًا فَلَعَلَّ رِضَاهُ فِيْهِ وَ خَبَّأَ سَخَطَهٗ فِيْ مَعْصِيَتِهٖ فَلَا تُحَقِّرَنَّ[٦٤] مِنَ الْمَعْصِيَةِ شَيْئًا فَلَعَلَّ سَخَطَهٗ فِيْهِ وَ خَبَّأَ اَوْلِيَاءَهٗ فِيْ خَلْقِهٖ فَلَا تُحَقِّرَنَّ اَحَدًا فَلَعَلَّهُ الْوَلِيُّ ـ[٦٥]

{٦٠} (٢) صَلَاحُ شَأْنِ التَّعَايُشِ وَالتَّعَاشُرِ[٦٦] مِثْلُ مِكْيَالٍ ثُلُثَاهُ فِطَنٌ وَ ثُلُثُهٗ تَغَافُلٌ ـ[٦٧]

{٦١} (٣) اَلْغَلَبَةُ بِالْخَيْرِ فَضِيْلَةٌ وَ بِالشَّرِّ جَهْلٌ ـ[٦٨]

{٦٢} (٤) وَ قِيْلَ لَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ اَعْظَمُ النَّاسِ قَدْرًا؟ فَقَالَ: مَنْ لَا يَرَى الدُّنْيَا لِنَفْسِهٖ قَدْرًا ـ[٦٩]

{٦٣} (٥) يَأْخُذُ الْمَظْلُوْمُ مِنْ دِيْنِ الظَّالِمِ أَكْثَرَ مِمَّا يَأْخُذُ الظَّالِمُ مِنْ دُنْيَا الْمَظْلُوْمِ ـ[٧٠]

اقوال امام محمد باقر -

{۵۹} (۱) اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کو تین چیزوں میں چھپا رکھا ہے۔ اپنی رضامندی کو اپنی اطاعت میں لہٰذا اطاعت کرتے وقت کسی شے کو کمتر نہ جانو ہوسکتا ہے اس میں اس کی رضامندی ہے اور اپنی ناراضگی کو اپنی نافرمانی میں لہٰذا کسی معصیت کو معمولی نہ سمجھنا ہوسکتا ہے کہ اسی میں اس کی ناراضگی پنہاں ہو اور اپنے دوستوں کو اپنی مخلوقات میں خبردار کسی کو حقیر نہ سمجھنا ہوسکتا ہے کہ وہی اس کا دوست ہو۔

{۶۰} (۲) محبت کے ساتھ رہنا اور مل جل کر اچھی زندگی گزارنا ایک پیمانہ کی مانند ہے جس میں سے دو تہائی کا تعلق ہوش مندی سے اور ایک تہائی دوسروں کی غلطیوں کو نظر انداز کر دینے سے ہے۔

{۶۱} (۳) خیر کے ذریعہ غلبہ پانا فضیلت اور شر کے ذریعہ سے غالب آ جانا جہالت ہے

{۶۲} (۴) امام علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ قدر و قیمت کے اعتبار کون سب سے زیادہ عظمت والا ہے؟ تو امام علیہ السلام نے فرمایا جس کی نگاہوں میں دنیا کی کوئی وقعت نہ ہو۔

{۶۳} (۵) مظلوم، ظالم کے دین میں سے اس سے کہیں زیادہ وصول کر لیتا ہے ظالم جسے مظلوم کی دنیا سے حاصل کرتا ہے۔

{٢٤} (٦) قَالَ لَهُ جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ إِنَّ قَوْمًا إِذَا ذَكَرُوْا شَيْئًا مِنَ الْقُرآنِ أَوْ حُدِّثُوْا بِهِ صَعِقَ أَحَدُهُمْ حَتّى يُرىٰ أَنَّهُ لَوْ قُطِعَتْ يَدَاهُ وَرِجْلَاهُ لَمْ يَشْعُرْ بِذَالِکَ؟! فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ ذَالِکَ مِنَ الشَّيْطَانِ مَا بِهٰذَا أُمِرُوْا وَاِنَّمَا هُوَ اللِّيْنُ وَالرِّقَّةُ وَالدَّمْعَةُ وَالْوَجَلُ۔[41]

{٢٥} (٧) مَنْ كَانَ ظَاهِرُهُ أَرْجَحَ مِنْ بَاطِنِهٖ خَفَّ مِيْزَانُهُ۔[42]

{۶۴} (۶) جابر جعفی نے امام باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک گروہ ایسا ہے کہ جب وہ آیات قرآن کی تلاوت کرتے ہیں یا ان کے سامنے قرآن کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے، ان میں سے کوئی چیخ مار کر مدہوش ہو جاتا ہے کہ اگر اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں تو اسے پتا تک نہ چلے تو امام علیہ السلام نے فرمایا یہ سب شیطنت ہے انھیں اس بات کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ قرآن کی تلاوت کے وقت نرم مزاجی، نرم دلی، اشک ریزی اور خوف خداوندی ہونا چاہئے۔

{۶۵} (۷) اگر کسی کا ظاہر اس کے باطن سے زیادہ وزنی ہوگا تو قیامت کے دن اس کا میزان ہلکا ہوگا۔

مِنْ كَلَامِ الْإِمَامِ جَعْفَرِ بْنِ الصَّادِقِ ـ

{۲۶} (۱) أَعْرِبُوْا كَلَامَنَا فَإِنَّا قَوْمٌ فُصَحَائُ ۔[۳۲]

{۲۷} (۲) مَنْ كَانَ الْحَزْمُ حَارِسَهٗ وَالصِّدْقُ حِلْيَتَهٗ عَظُمَتْ بَهْجَتُهٗ وَتَمَّتْ مُرُوَّتُهٗ وَمَنْ كَانَ الْهَوٰى مَالِكَهٗ وَالْعَجْزُ رَاحَتَهٗ عَاقَاهُ عَنِ السَّلَامَةِ وَأَسْلَمَاهُ اِلَى الْهَلَكَةِ ۔[۳۴]

{۲۸} (۳) جَاهِلٌ سَخِيٌّ أَفْضَلُ مِنْ نَاسِكٍ بَخِيْلٍ ۔[۳۵]

{۲۹} (۴) اَلتَّوَاضُعُ اَنْ تَرْضٰى مِنَ الْمَجْلِسِ بِدُوْنِ شَرَفِكَ وَاَنْ تُسَلِّمَ عَلٰى مَنْ لَقِيْتَ وَاَنْ تَتْرُكَ الْمِرَائَ وَاِنْ كُنْتَ مُحِقًّا وَرَاسُ الْخَيْرِ التَّوَاضُعُ ۔[۳۶]

{۳۰} (۵) اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ بِمَا اَنْتَ لَهٗ اَهْلٌ مِنَ الْعَفْوِ اَوْلٰى مِنِّىْ بِمَا اَنَا لَهٗ اَهْلٌ مِنَ الْعُقُوْبَةِ ۔[۳۷]

{۳۱} (۶) كِتَابُ اللّٰهِ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَشْيَائَ عَلَى الْعِبَارَةِ وَالْاِشَارَةِ وَاللَّطَائِفِ وَالْحَقَائِقِ فَالْعِبَارَةُ لِلْعَوَامِ وَالْاِشَارَةُ لِلْخَوَاصِّ وَاللَّطَائِفُ لِلْاَوْلِيَائِ وَالْحَقَائِقُ لِلْاَنْبِيَائِ ۔[۳۸]

{۷۲}　(۷)　مَنْ سَأَلَ[۷۹] فَوْقَ قَدْرِهِ اِسْتَحَقَّ الْحِرْمَانَ۔[۸۰]

اقوال امام جعفر صادق ؑ

{۶۶}　(۱)　ہمارے کلام کو واضح طور سے بیان کرو اس لیے کہ ہمارا تعلق عرب کے فصیح ترین لوگوں میں سے ہے۔

{۶۷}　(۲)　دور اندیشی جس کی نگہبان، صداقت جس کا زیور ہو تو اس کی خوشی عظیم اور اس کی مروت مکمل ہو جائے گی اور ہوس جس کا آقا اور ناتوانی جس کی راحت ہو تو یہ باتیں اسے سلامتی سے دور رکھیں گی اور بالآخر اسے ہلاکت کے سپرد کر دیں گی۔

{۶۸}　(۳)　ایسا جاہل جو سخی ہو کنجوس عبادت گزار سے بہتر ہے۔

{۶۹}　(۴)　انکساری کی بات یہ ہے کہ کسی بزم میں بیٹھتے وقت اپنے رتبہ سے کم درجہ نشست پر راضی ہو جاؤ اور جب تمھاری کسی سے ملاقات ہو تو سلام میں پہل کرو اگر تم حق پر بھی ہو تو جھگڑنے سے گریز کرو (یاد رکھو) کہ انکساری اور خاکساری تمام نیکیوں کی سرخیل ہے۔

{۷۰}　(۵)　خدایا! میں جس سزا کا مستحق ہوں تو اس سے کہیں زیادہ مجھ پر عفو و درگذر کا اہل ہے۔

{۷۱}　(۶)　کتاب خدا چار چیزوں پر مشتمل ہے عبارت، اشارت، لطیف باتیں اور حقائق، عبارت عوام کے لیے، اشارت خواص کے لیے، لطائف اولیاء کے لیے اور حقائق انبیاء کے لیے ہیں۔

{۷۲} (۷) جو اپنی بساط سے بڑھ کر طلب کرے گا وہ محرومی کا حق دار ہوگا۔

{۷۳} (۸) اَلْعِزُّ أَنْ تَذِلَّ لِلْحَقِّ اِذَا لَزِمَکَ۔[۸۱]

{۷۴} (۹) مَنْ اَکْرَمَکَ فَأَکْرِمْهُ وَمَنِ اسْتَخَفَّ بِکَ فَأَکْرِمْ نَفْسَکَ عَنْهُ۔[۸۲]

{۷۵} (۱۰) مِنْ اَخْلَاقِ الْجَاهِلِ الْاِجَابَةُ قَبْلَ أَنْ يَسْمَعَ وَالْمُعَارَضَةُ قَبْلَ أَنْ يَفْهَمَ وَالْحُكْمُ بِمَا لَا يَعْلَمُ۔[۸۳]

{۷۶} (۱۱) أَوْلَى النَّاسِ بِالْعَفْوِ أَقْدَرُهُمْ عَلَى الْعُقُوبَةِ وَأَنْقَصُ النَّاسِ عَقْلًا مَنْ ظَلَمَ دُوْنَهُ وَلَمْ يَصْفَحْ عَمَّنْ اِعْتَذَرَ اِلَيْهِ۔[۸۴]

{۷۷} (۱۲) حِشْمَةُ الْاِنْقِبَاضِ أَبْقىٰ لِلعِزِّ مِنْ أُنسِ التَّلَاقِيْ۔[۸۵]

{۷۸} (۱۳) الهَوىٰ يَقْظَانُ وَالْعَقْلُ نَائِمٌ۔[۸۶]

{۷۹} (۱۴) لَا تَكُوْنَنَّ أَوَّلَ مُشِيْرٍ وَاِيَّاکَ وَالرَّأىَ الْفَطِيْرَ وَتَجَنَّبْ اِرْتِجَالَ الْكَلَامِ وَلَا تُشِر عَلىٰ مُسْتَبِدٍّ بِرَأيِهٖ وَلَا عَلىٰ وَعِدٍ لَا عَلىٰ مُتَلَوِّنٍ وَلَا عَلىٰ لَجُوْجٍ وَخَفِ اللّٰهَ فِي مُوَافَقَةِ هَوَى الْمُسْتَشِيْرِ فَاِنَّ التِمَاسَ مُوَافَقَتِهٖ لُؤْمٌ وَسُوْءَ الْاِسْمَاعِ مِنْهُ خِيَانَةٌ۔[۸۷]

{۸۰} (۱۵) اِنَّ الْقَلْبَ يَحيىٰ وَيَمُوْتُ[۸۸] فَاِذَا حَیَّ فَادِّبْهُ بِالتَّطَوُّعِ وَاِذَا مَاتَ فَقَصِّرْهُ عَلَى الْفَرَائِضِ۔[۸۹]

{۷۳} (۸) عزت اسی میں ہے کہ اگر تمھارے ذمے کسی کا حق ہو تو اس کے سامنے سر جھکا دو۔

{۷۴} (۹) جو تمھاری عزت کرے تم اس کی تکریم کرو اور جو تمھیں کمتر سمجھے تو اس کے مقابلہ میں تم اپنی بڑائی کو قائم رکھو۔

{۷۵} (۱۰) سننے سے پہلے جواب دینا، بات سمجھے بغیر جھگڑا کرنا اور جس بات کا علم نہیں اس کے بارے میں حکم دینا نادانوں کا شیوہ ہے۔

{۷۶} (۱۱) انسانوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو بدلہ لینے کی قدرت رکھتے ہوئے عفو و درگذر کام لے اور تمام انسانوں میں سب سے کم عقل وہ ہے جو اپنے زیردستوں پر ظلم ڈھائے اور معذرت چاہنے والوں کو معاف نہ کرے۔

{۷۷} (۱۲) میل جول کے انس سے آبرومندانہ کنارہ کشی عزت کی زیادہ محافظ ہے۔

{۷۸} (۱۳) خواہش بیدار ہے اور عقل محو خواب ہے۔

{۷۹} (۱۴) مشورہ دینے میں پہل نہ کرو اور خبردار بے سوچے سمجھے کسی معاملہ میں رائے نہ دو اور فی البدایہ بات کہنے سے اجتناب کرو۔ ایسے شخص کو مشورہ نہ دو جو مطلق العنان ہو، بے عقل ہو، متلون مزاج اور شیخی بگھارنے والا ہو۔ مشورہ لینے والے کی ہاں میں ہاں ملانے سے اللہ سے ڈرتے رہو اس لیے کہ اس کی موافقت کی خواہش قابل ملامت ہے اور اسے بری خبر دینا خیانت ہے۔

{۸۰} (۱۵) یقیناً دل زندہ بھی ہوتا ہے اور مربھی جاتا ہے، جب دل زندہ ہو تو اسے مستحبات کا عادی اور جب مرجائے تو صرف واجبات پر اکتفا کرو۔

{۸۱} (۱۶) يُهْلِكُ اللّٰهُ سِتًّا بِسِتٍّ: الْاُمَرَاءَ بِالْجَوْرِ وَالْعَرَبَ بِالْعَصَبِيَّةِ وَالدَّهَاقِيْنَ بِالْكِبْرِ وَالتُّجَّارَ بِالْخِيَانَةِ وَأَهْلَ الرَّسَاتِيْقِ بِالْجَهَالَةِ وَالْفُقَهَاءَ بِالْحَسَدِ۔ [۹۰]

{۸۲} (۱۷) مَنْ لَمْ يُوَاخِ اِلَّا مَنْ لَا عَيْبَ فِيْهِ قَلَّ صَدِيْقُهُ وَمَنْ لَمْ يَرْضَ مِنْ صَدِيْقِهِ اِلَّا الْاِيْثَارَ عَلٰى نَفْسِهِ دَامَ سَخَطُهٗ وَمَنْ عَاتَبَ عَلٰى كُلِّ ذَنْبٍ كَثُرَ تَعَتُّبُهٗ۔ [۹۱]

{۸۳} (۱۸) مُرُوَّةُ الرَّجُلِ فِيْ نَفْسِهٖ نَسَبٌ لِعَقِبِهٖ وَقَبِيْلَتِهٖ۔ [۹۲]

{۸۴} (۱۹) قِيْلَ فِيْ مَجْلِسِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ: جَاوِرْ مَلِكًا أَوْ بَحْرًا فَقَالَ هٰذَا كَلَامٌ مُحَالٌ وَالصَّوَابُ لَا تُجَاوِرْ مَلِكًا وَلَا بَحْرًا لِاَنَّ الْمَلِكَ يُؤْذِيْكَ وَالْبَحْرَ لَا يُرْوِيْكَ۔ [۹۳]

{۸۵} (۲۰) قَالَ فِي الْقَضَاءِ وَالْقَدَرِ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَجَمَعَ اللّٰهُ الْخَلَائِقَ سَأَلَهُمْ عَمَّا عَهِدَ اِلَيْهِمْ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ عَمَّا قَضٰى عَلَيْهِمْ۔ [۹۴]

{۸۶} (۲۱) مَنْ أَمَّلَ رَجُلًا هَابَهٗ وَمَنْ قَصَرَ عَنْ شَيْءٍ عَابَهٗ۔ [۹۵]

{۸۷} (۲۲) مَا مِنْ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ رَجُلٍ سَلَفَتْ مِنِّيْ اِلَيْهِ يَدٌ أَتْبَعْتُهَا أُخْتَهَا وَأَحْسَنْتُ رَبَّهَا لِاَنِّيْ رَأَيْتُ مَنْعَ الْاَوَاخِرِ يَقْطَعُ شُكْرَ الْاَوَائِلِ۔ [۹۶]

{۸۱} (۱۶) اللہ چھ طرح کے افراد کو چھ چیزوں سے ہلاک کرڈالتا ہے، حاکموں کو ظلم سے، عربوں کو تعصب سے، رؤسا کو تکبر سے، تجّار کو خیانت سے، دیہاتیوں کو جہالت سے اور فقہاء کو حسد سے۔

{۸۲} (۱۷) جو صرف بے عیب سے رشتۂ اخوت قائم کرنا چاہے گا تو اس کے دوست بہت کم ہوں گے اور جو اپنے دوست سے سوائے ایثار کے اور کسی بات پر راضی نہیں ہوگا تو وہ ہمیشہ ناخوش رہے گا اور جو ہر برائی پر سرزنش کرے گا تو اسے بہت زیادہ سرزنش کرنا پڑے گی۔

{۸۳} (۱۸) انسان کی اپنی ذاتی شرافت اس کی نسل اور اس کے خاندان کے لیے باعث شرف ہوتی ہے۔

{۸۴} (۱۹) امام علیہ السلام کی موجودگی میں یہ کہا گیا کہ یا تو بادشاہ کے رفیق بن کر رہو یا سمندر کے ہمراہی۔ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ محال بات ہے درست یہ ہے کہ ان دونوں میں سے کسی کی صحبت اختیار نہ کرو اس لیے کہ بادشاہ تمھیں آزار پہنچائے گا اور سمندر تمھیں پیاسا رکھے گا۔

{۸۵} (۲۰) قضاو قدر کے بارے میں فرمایا: جب قیامت آئے گی اور اللہ تمام مخلوقات کو جمع کرے تو اور جو کچھ ان پر گزر چکا ہے اللہ اس بارے میں ان سے کوئی سوال نہیں کرے گا، اللہ نے ان سے جو عہد و پیمان لیا تھا اس کے بارے میں سوال کرے گا۔

{۸۶} (۲۱) جس کو کسی سے توقع ہوتی ہے تو وہ اس کی تکریم کرتا ہے اور جو شخص کسی شے سے محروم رہتا ہے تو وہ اس شے کو معیوب سمجھتا ہے۔

{۸۷} (۲۲) میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ کوئی اور بات نہیں ہے کہ اگر میں نے کسی پر پہلے کوئی احسان کیا ہے تو اسے جاری وساری رکھوں اور اس کی اچھی طرح نگہداشت کرتا رہوں اس لیے کہ بعد میں انعام واکرام سے پہلوتہی کرنا سابقہ شکرگزاریوں کو منقطع کردیتا ہے۔

مِنْ كَلَامِ الْإِمَامِ مُوسیٰ الْكَاظِمِ ـ

{۸۸} (۱) وَجَدْتُ عِلْمَ النَّاسِ فِی أَرْبَعٍ: اَوَّلُهُنَّ: أَنْ تَعْرِفَ رَبَّکَ وَالثَّانِیَةُ: أَنْ تَعْرِفَ مَا صَنَعَ بِکَ وَالثَّالِثَةُ: أَنْ تَعْرِفَ مَا اَرَادَ مِنْکَ وَالرَّابِعَةُ: مَا یُخْرِجُکَ مِنْ دِیْنِکَ۔[۹۷-۹۸]

{۸۹} (۲) مَنْ تَکَلَّفَ مَا لَیَسَ مِنْ عِلْمِهِ ضَیَّعَ عَمَلَهُ وَخَابَ أَمَلُهُ ـ[۹۹]

{۹۰} (۳) اَلْمَعْرُوفُ غِلٌّ لَا یَفُکُّهُ اِلَّا مُکَافَاةٌ اَوْ شُکْرٌ۔[۱۰۰]

{۹۱} (۴) لَوْ ظَهَرَتِ الْاٰجَالُ اِفْتَضَحَتِ الْاٰمَالُ۔[۱۰۱]

{۹۲} (۵) مَنْ اسْتَشَارَ لَمْ یَعْدِمْ عِنْدَ الصَّوَابِ مَادِحًا وَعِنْدَ الْخَطَاءِ عَاذِرًا۔[۱۰۲]

{۹۳} (۶) مَنْ وَلَهَهُ[۱۰۳] الْفَقْرُ أَبْطَرَهُ الْغِنیٰ۔[۱۰۴]

{۹۴} (۷) مَنْ لَمْ یَجِدِ لِلِاسَاءَةِ مَضَضًا لَمْ یَکُنْ لِلِاحْسَانِ عِنْدَهُ مَوْقِعٌ۔[۱۰۵]

{۹۵} (۸) مَا تَسَابَّ اِثْنَانِ اِلاَّ اِنْحَطَّ الْاَعْلیٰ اِلیٰ مَرْتِبَۃِ الْاَسْفَلِ
۱۰۶

اقوال امام موسیٰ کاظم ۔

{۸۸} (۱) میں علم انسانی کو چار باتوں میں منحصر جانتا ہوں۔پہلی بات یہ ہے کہ تم اپنے رب کی معرفت حاصل کرو، دوسری بات یہ ہے کہ تم یہ معلوم کرو کہ اس کا سلوک تم سے کیسا ہے، تیسری بات یہ ہے کہ تم یہ پتا چلاؤ کہ وہ تم سے کیا مطالبہ کرتا ہے، چوتھی بات یہ ہے کہ وہ کیا چیز ہے جو تمھیں دین سے دور لیے جارہی ہے۔

{۸۹} (۲) جن چیزوں کا علم نہیں ان کے حصول کی سعی عمل کو ضائع کرنا ہے اورامید کوناامیدی میں تبدیل کرنا ہے۔

{۹۰} (۳) احسان اور نیکی ایک ایسی زنجیر ہے جسے احسان کا بدلہ چکائے یا شکر ادا کیے بغیر کھولا نہیں جا سکتا ہے۔

{۹۱} (۴) اگر موت کا وقت کسی پر ظاہر ہو جاتا تو ساری آرزوئیں خاک مل جاتیں۔

{۹۲} (۵) جو شخص مشورے سے کوئی کام انجام دیتا ہے تو اگر وہ کام درست ہو جائے تو تعریف کرنے والوں سے محروم نہیں رہتا اور اگر کام غلط ہو جائے تو معذرت قبول کرنے والے موجود ہوتے ہیں

{۹۳} (۶) فقر و فاقہ جسے حیران کرتا ہے، دولت مندی اسے مغرور بنا دیتی ہے۔

{۹۴} (۷) برائی کا ارتکاب کرتے ہوئے جسے کوئی دکھ نہیں ہوتا تو ایسے شخص سے نیکی کا سلوک بے سود ہے۔

{۹۵} (۸) جب دو افراد آپس میں گالم گلوچ کرتے ہیں تو جو عالی مرتبت ہے وہ پست مرتبہ والے کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔

{۹۶} (۹) قَالَ نَفِيْعُ الْاَنْصَارِیْ لِمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ۔وَ كَانَ مَعَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَمَنَعَهُ مِنْ كَلَامِهِ فَأَبٰى ۔:مَنْ اَنْتَ؟

فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ النَّسَبَ فَاَنَا ابْنُ مُحَمَّدٍ حَبِيْبِ اللّٰهِ، ابْنُ اِسْمَاعِيْلَ ذَبِيْحِ اللّٰهِ ، ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْبَلَدَ فَهُوَ الَّذِیْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَعَلَيْكَ ـــ اِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ ـ الحَجَّ اِلَيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمُنَاظَرَةَ فِی الرُّتْبَةِ فَمَا رَضِیَ مُشْرِكُوْا قَوْمِی مُسْلِمِی قَوْمِكَ أَكْفَاءَ لَهُمْ حِيْنَ قَالُوْا:

”يَا مُحَمَّدُ أَخْرِجْ اِلَيْنَا أَكْفَاءَ نَا مِنْ قُرَيْشٍ“[۱۰۷]

فَانْصَرَفَ مَخْزِيًّا۔[۱۰۸]

{۹۷} (۱۰) لَقِیَ الرَّشِيْدَ حِيْنَ قُدُوْمِهِ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى بَغْلَةٍ فَاعْتَرَضَ عَلَيْهِ فِیْ ذَالِكَ فَقَالَ: تَطَأْطَأْتُ عَنْ خُيَلَاءِ الْخَيْلِ وَارْتَفَعْتُ عَنْ ذِلَّةِ الْعِيْرِ وَخَيْرُ الْاُمُوْرِ أَوْسَطُهَا۔[۱۰۹]

{۹۶} (۹) نفیع انصاری نے امام موسیٰ بن جعفرؑ سے سوال کیا من انت ؟ آپ کون ہیں (وہ اس وقت عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز کے ساتھ تھا، عبد العزیز نے ایسا کرنے سے منع بھی کیا مگر وہ نہ مانا) امام علیہ السلام نے جواب دیا اگر تم نسب کے بارے میں سوال کر رہے ہو تو میں فرزند ہون محمد حبیب اللّٰہ بن اسماعیل ذبیح اللّٰہ بن ابراہیم خلیل اللّٰہ کا۔ اور اگر تمھارا سوال وطن سے متعلق ہے تو میرا وطن وہ سرزمین ہے کہ اللّٰہ نے تمام مسلمانوں پر اور تم پر بھی۔ اگر تم ان میں سے ہو۔ اس سرزمین کا حج فرض قرار دیا ہے اور اگر تم حیثیت اور منزلت دیکھنا چاہتے ہو تو میری قوم کے مشرکین بھی تمھاری قوم کے مسلمانوں کی ہمسری کو ناپسند کرتے تھے جس وقت انھوں نے کہا تھا ''اے محمد ہمارے مقابلے کے لیے انھیں لائیے جو قریش میں سے ہمارے ہم پلہ لوگ ہوں'' تو نفیع یہ جواب سن کر رسوائی کے ساتھ واپس چلا گیا۔

{۹۷} (۱۰) جب ہارون الرشید مدینہ منورہ آیا تو امام عالی مقام سے اس کی ملاقات اس وقت ہوئی جب کہ امام ایک خچر پر سوار تھے۔ اس نے امامؑ کی طرف بنظر حقارت دیکھا تو امامؑ نے جواب دیا کہ میں گھوڑے کے غرور کو پامال کر چکا ہوں اور گورخر کی پستی سے بلند ہو چکا ہوں اور بہترین عمل میانہ روی اختیار کرنا ہے۔

مِنْ كَلَامِ الْاِمَامِ عَلِيِّ بْنِ مُوسىٰ الرِّضَا ـ

{٩٨} (١) مَنْ شَبَّهَ اللّٰهَ بِخَلْقِهِ فَهُوَ مُشْرِكٌ وَمَنْ نَسَبَ اِلَيْهِ مَا نَهىٰ عَنْهُ فَهُوَ كَافِرٌ ـ [١١٠]

{٩٩} (٢) مَنْ طَلَبَ الْاَمْرَ مِنْ وَجْهِهٖ لَمْ يَزِلَّ فَاِنْ زَلَّ لَمْ تَخْذُلْهُ الْحِيْلَةُ ـ [١١١]

{١٠٠} (٣) لاٰ يَعْدِمُ الْمَرءُ دَائِرَةَ السَّوءِ مَعَ نَكْثِ الصَّفْقَةِ وَلاٰ يَعْدِمُ تَعْجِيْلَ الْعُقُوْبَةِ مَعَ اِدَّرَاءِ الْبَغْيِ ـ [١١٢]

{١٠١} (٤) الْاَنَسُ يُذْهِبُ الْمَهَابَةَ ـ [١١٣]

{١٠٢} (٥) الْمَسْأَلَةُ مِفْتَاحُ الْبُؤْسِ ـ [١١٤]

{١٠٣} (٦) قَالَ عَلَيْهِ السَّلامُ فِيْ تَعْزِيَةِ الْحَسَنِ بْنِ سَهْلٍ التَّهْنِيَةُ بِآجِلِ الثَّوابِ اَوْلىٰ مِنَ التَّعْزِيَةِ عَلىٰ عَاجِلِ الْمُصِيْبَةِ ـ [١١٥]

{۱۰۴} (۷) قَالَ لَهُ الصُّوْفِيَۃُ:اِنَّ الْمَأمُوْنَ قَدْ رَدَّ هٰذَا الْاَمْرَ اِلَيْکَ وَ اَنْتَ أَحَقُّ النَّاسِ بِهِ اِلاَّ أَنَّهُ تَحْتَاجُ أَنْ تَلْبَسَ الصُّوْفَ وَ مَا يَحْسُنُ لُبْسُهُ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:وَيْحَكُمْ اِنَّمَا يُرَادُ مِنَ الْاِمَامِ قِسْطُهُ وَعَدْلُهُ اِذَا قَالَ صَدَقَ وَاِذَا حَكَمَ عَدَلَ وَاِذَا وَعَدَ أَنْجَزَ۔[۱۱۶]

اقوال امام علی بن موسیٰ الرضا ؑ

{۹۸} (۱) جو شخص اللہ کو اس کی مخلوقات سے تشبیہ دے وہ مشرک ہے اور جو اللہ کی طرف ان چیزوں کی نسبت دے جن سے اسے روکا گیا ہے تو وہ کافر ہے۔

{۹۹} (۲) جو شخص کسی امر کی براہ راست جستجو کرے گا وہ کبھی لغزش نہیں کھائے گا اور اگر لغزش ہو بھی گئی تو تدبیریں اس کی مدد سے دریغ نہیں کریں گی۔

{۱۰۰} (۳) معاملہ ختم کرنے کے بعد انسان برائی میں گرفتار ہونے سے بچ نہیں سکتا اور جو سرکشی کرتا ہے وہ جلدی سزا سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

{۱۰۱} (۴) حد سے زیادہ محبت وانس رعب وداب کو ختم کر دیتا ہے۔

{۱۰۲} (۵) دست سوال دراز کرنا مفلسی کی کنجی ہے۔

{۱۰۳}س (۶) امام عالی مقام نے حسن بن سہل سے تعزیت پیش کرتے ہوئے فرمایا دنیا میں پیش آنے والی مصیبت پر تعزیت کرنے سے زیادہ احسن آخرت کے ثواب پر مبارک باد دینا ہے۔

{۱۰۴} (۷) کسی صوفی نے امامؑ سے کہا کہ مامون نے اس امر حکومت کو آپ کی طرف پلٹا دیا ہے اور آپ اس کے سب سے زیادہ حق دار ہیں مگر آپ کو چاہئے کہ صوفیوں کا لبادہ اوڑھ لیں وہ کتنا اچھا پہناوا ہے۔ امام عالی مقام نے فرمایا! تم پر افسوس ہے امام سے جس چیز کی توقع کی جانی چاہیے وہ اس کا عدل وانصاف ہے کہ جب وہ بات کرے تو تو سچ بولے جب فیصلہ کرے تو انصاف سے کام لے اور جب کوئی وعدہ کرے تو اسے وفا کرے۔

{۱۰۵} (۸) وَسُئِلَ عَنْ صِفَةِ الزَّاهِدِ فَقَالَ عَلَيهِ السَّلَامُ: مُتَبَلِّغٌ بِدُوْنِ قُوْتِهِ مُسْتَعِدٌّ لِيَوْمِ مَوْتِهِ، مُسْتَبْرِمٌ بِحَيَاتِهِ۔[۱۱۷]

{۱۰۶} (۹) قَالَ فِيْ تَفْسِيْرِ قَوْلِهِ تَعَالىٰ {فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ}[۱۱۸]: عَفْوٌ بِغَيْرِ عِتَابٍ۔[۱۱۹]

{۱۰۷} (۱۰) أَرَادَ الْمَأْمُوْنُ قَتْلَ رَجُلٍ فَقَالَ لَهُ: مَاتَقُوْلُ يَاأَبَاالْحَسَنِ؟ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَايَزِيْدُ بِحُسْنِ الْعَفْوِ اِلَّاعِزًّا فَعَفَا عَنْهُ۔[۱۲۰]

{۱۰۸} (۱۱) اُتِيَ الْمَأْمُوْنُ بِنَصْرَانِيٍّ زَنىٰ بِهَاشِمِيَّةٍ فَلَمَّا رَآهُ اَسْلَمَ فَقَالَ الْفُقَهَاءُ: أَهْدَرَالْإِسْلَامُ مَا قَبْلَهُ: فَسَأَلَ الرِّضَا فَقَالَ: فَإِنَّهُ مَا أَسْلَمَ حَتّىٰ رَأَى البَأْسَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ {فَلَمَّا رَأَوا بَأْسَنَا قَالُوْا آمَنَّا بِاللّٰهِ}[۱۲۱-۱۲۲]

{۱۰۹} (۱۲) اِصْحَبِ السُّلْطَانَ بِالْحَذَرِ وَالصَّدِيْقَ بِالتَّوَاضُعِ وَالْعَدُوَّ بِالتَّحَرُّزِ[۱۲۳] وَالْعَامَّةَ بِالْبِشْرِ۔[۱۲۴]

{۱۱۰} (۱۳) الْمَشِيَّةُ الْاِهْتِمَامُ بِالشَّيئِ وَالْاِرَادَةُ اِتْمَامُ[۱۲۵] ذَالِکَ۔[۱۲۶]

{۱۰۵} (۸) امامؑ سے زاہد کے اوصاف پوچھے گئے تو فرمایا کہ وہ بغیر توشہ کے مقصد تک رسائی حاصل کر لیتا ہے، موت کے لیے ہر وقت تیار رہتا ہے اور اپنی زندگی سے ملول وحزین رہتا ہے۔

{۱۰۶} (۹) آپ نے آیت {فَاصۡفَحِ الصَّفۡحَ الۡجَمِیۡلَ} کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ الصفح الجمیل کے معنی ہیں بغیر کسی سرزنش کے معاف کر دینا۔

{۱۰۷} (۱۰) مامون نے کسی شخص کو قتل کرنے کا ادارہ کیا اور اسے قتل کرنے کے بارے میں امام کی رائے دریافت کی تو امامؑ نے فرمایا کہ جو حسنِ عفو سے کام لیتا ہے اللّٰہ اس کی عزت کو بڑھا دیتا ہے تو مامون نے اس شخص کو معاف کر دیا۔

{۱۰۸} (۱۱) ایک نصرانی شخص کو مامون نے پاس لایا گیا جس نے ہاشمی عورت کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا تھا۔ اس نے مامون کو دیکھتے ہی اسلام قبول کر لیا۔ فقہاء نے کہا کہ اسلام نے اس کے پچھلے گناہوں کو معاف کر دیا۔ مامون نے امام علی رضاؑ سے دریافت کیا تو امامؑ نے جواب دیا کہ تم اسے قتل کر دو اس لیے کہ اس شخص نے سزا دیکھ کر اسلام قبول کیا ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''جب انھوں نے ہمارے عذاب کو دیکھا تو وہ کہنے لگے ہم تو خدا پر ایمان لاتے ہیں۔'' (غافر۔ ۸۴)

{۱۰۹} (۱۲) باشادہ کے ساتھ احتیاط، دولت کے ساتھ عاجزی، دشمن کے ساتھ ہوشیاری اور عام لوگوں کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آؤ۔

{۱۱۰} (۱۳) کسی شے کے اہتمام کرنے کو مشیت کہتے ہیں اور اس کو عملی جامہ پہنانے کا نام ارادہ ہے۔

مِن کلام الامام محمد التقی۔

{۱۱۱} (۱) كَيْفَ يَضِيعُ[۱۲۷] مَنِ اللّٰهُ كَافِلُهُ؟! وَكَيْفَ يَهْرُبُ[۱۲۸] مَنِ اللّٰهُ طَالِبُهُ؟!۔[۱۲۹]

{۱۱۲} (۲) مَنِ انْقَطَعَ اِلیٰ غَيْرِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ۔[۱۳۰]

{۱۱۳} (۳) مَنْ عَمِلَ عَلیٰ غَيْرِ عِلْمٍ كَانَ[۱۳۱] مَا اَفْسَدَ اَكْثَرَ مِمَّا يُصْلِحُ۔[۱۳۲]

{۱۱۴} (۴) اَلْقَصْدُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالیٰ بِالْقُلُوْبِ اَبْلَغُ مِنْ اِتْعَابِ الْجَوَارِحِ بِالْاَعْمَالِ۔[۱۳۳]

{۱۱۵} (۵) مَنْ اَطَاعَ هَوَاهُ أَعْطیٰ عَدُوَّهُ مُنَاهُ۔[۱۳۴]

{۱۱۶} (۶) مَنْ هَجَرَ الْمُدَارَاةَ قَارَبَهُ الْمَكْرُوهُ۔[۱۳۵]

{۱۱۷} (۷) مَنْ لَمْ يَعْرِفِ الْمَوَارِدَ اَعْيَتْهُ الْمَصَادِرُ۔[۱۳۶]

{۱۱۸} (۸) مَنِ انْقَادَ اِلَى الطُّمَانِيْنَةِ قَبْلَ الْخُبْرَةِ فَقَدْ عَرَّضَ نَفْسَهُ لِلْهَلَكَةِ وَلِلْعَاقِبَةِ الْمُتْعِبَةِ۔[۱۳۷]

{۱۱۹} (۹) مَنۡ عَتَبَ مِنۡ غَیۡرِ اِرۡتِیَابٍ اُعۡتِبَ مِنۡ غَیۡرِ اسۡتِعۡتَابٍ۔ [۱۳۸]

{۱۲۰} (۱۰) رَاکِبُ الشَّهَوَاتِ لَا یُسۡتَقَالُ لَهُ عَثۡرَةٌ۔ [۱۳۹]

اقوال امام محمد تقی -

{۱۱۱} (۱) اللّٰہ جس کا کفیل (ضامن) ہو وہ کس طرح برباد ہوسکتا ہے اور اللّٰہ جس کی تلاش میں ہو تو وہ کیسے بھاگ سکتا ہے

{۱۱۲} (۲) جو اللّٰہ کے علاوہ کسی اور کی طرف رخ کرتا ہے اللّٰہ اس کو اسی شخص کے حوالے کر دیتا ہے۔

{۱۱۳} (۳) جو شخص لاعلمی میں عمل کرتا ہے تو اس کے فاسد امور اس کے درست امور سے زیادہ ہوتے ہیں۔

{۱۱۴} (۴) دلوں کے ذریعہ اللّٰہ تعالیٰ کا قصد کرنا اعضاء و جوارح کو اعمال کے ذریعہ تھکا دینے کی بہ نسبت زیادہ رسا تر ہے۔

{۱۱۵} (۵) جس نے اپنی خواہشات کی پیروی کی اس نے اپنے دشمن کی تمنا کو پورا کر دیا۔

{۱۱۶} (۶) جو حسنِ سلوک سے دور ہو جاتا ہے بدبختی اس کے قریب آ جاتی ہے۔

{۱۱۷} (۷) جو آنے کا راستہ نہیں پہچانتا اسے واپسی میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

{۱۱۸} (۸) جو آزمائش سے پہلے ہی ہمّت ہار جاتا ہے وہ گویا اپنے آپ کو ہلاکت اور تھکا دینے والے انجام کے سامنے لے جاتا ہے۔

{۱۱۹} (۹) جو بغیر شک کے کسی کی ملامت کرتا ہے تو رضامندی طلب کیے بغیر ہی اس سے رضامند بھی ہو جاتا ہے۔

{۱۲۰} (۱۰) جو خواہشات کے مرکب (سواری) پر سوار ہے تو اس کی لغزش معافی کے قابل نہیں ہے۔

{۱۲۱} (۱۱) اَلثِّقَةُ بِاللّٰہِ ثَمَنٌ لِکُلِّ غَالٍ وَسُلَّمٌ اِلٰی کُلِّ عَالٍ۔[۱۴۰]

{۱۲۲} (۱۲) اِیَّاکَ وَمُصَاحَبَةَ الشَّرِیْرِ فَاِنَّهُ کَالسَّیْفِ الْمَسْلُوْلِ: یَحْسُنُ مَنْظَرُہٗ وَیَقْبُحُ اَثَرُہٗ۔[۱۴۱]

{۱۲۳} (۱۳) اِتَّئِدْ، تُصِبْ أَوْ تَکَدْ۔[۱۴۲]

{۱۲۴} (۱۴) اِذَا نَزَلَ الْقَضَاءُ ضَاقَ الْفَضَاءُ۔[۱۴۳]

{۱۲۵} (۱۵) کَفٰی بِالْمَرْءِ خِیَانَةً أَنْ یَکُوْنَ أَمِیْنًا لِلْخَوَنَةِ۔[۱۴۴]

{۱۲۶} (۱۶) عِزُّ الْمُؤْمِنِ غِنَاہُ عَنِ النَّاسِ۔[۱۴۵-۱۴۶]

{۱۲۷} (۱۷) نِعْمَةٌ لَا تُشْکَرُ کَسَیِّئَةٍ لَا تُغْفَرُ۔[۱۴۷]

{۱۲۸} (۱۸) لَا یَضُرُّکَ سَخَطُ مَنْ رِضَاہُ الْجَوْرُ۔[۱۴۸]

{۱۲۹} (۱۹) مَنْ لَمْ یَرْضَ مِنْ أَخِیْهِ بِحُسْنِ النِّیَّةِ لَمْ یَرْضَ بِالْعَطِیَّةِ۔[۱۴۹]

{۲۱۱} (۱۱) اللہ پر توکل کرنا ہر گراں بہا چیز کی قیمت اور ہر بلندی کا زینہ ہے۔

{۲۱۲} (۱۲) تم شر پسند کی رفاقت سے بچو! اس لیے کہ وہ کھنچی ہوئی تلوار کی مانند ہے جس کا منظر حسین لیکن اس کا اثر قبیح (برا) ہے۔

{۲۱۳} (۱۳) نرم رویہّ اختیار کرو تم منزل کو پالو گے یا اس کے قریب پہنچ جاؤ گے۔

{۲۱۴} (۱۴) جب موت آتی ہے تو فضا تنگ ہو جاتی ہے۔

{۲۱۵} (۱۵) انسان کی خیانت کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ خیانت کرنے والوں کا امین بن جائے۔

{۲۱۶} (۱۶) مومن کی عزت لوگوں سے اُس کی بے نیازی مضمر ہے۔

{۲۱۷} (۱۷) وہ نعمت جس کا شکر ادا نہ یا جائے اس گناہ کی مانند ہے جس کو بخشا نہ گیا ہو۔

{۲۱۸} (۱۸) تمھیں اس کی ناراضی کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی جس کی رضا مندی ظلم و ستم ہو۔

{۲۱۹} (۱۹) جو اپنے بھائی کی اچھی نیّت پر مطمئن نہ ہو تو وہ عطیہ و بخشش سے بھی خوش نہیں ہوگا۔

مِنْ كَلَامِ الْإِمَامِ عَلِيِّ النَّقِيِّ ـ

{١٣٠} (١) مَنْ رَضِيَ عَنْ نَفْسِهِ كَثُرَ السَّاخِطُوْنَ عَلَيْهِ ـ[١٥٠]

{١٣١} (٢) الْغِنىٰ قِلَّةُ تَمَنِّيْكَ وَالرِّضَا بِمَا يَكْفِيْكَ ـ[١٥١]

{١٣٢} (٣) اَلْفَقْرُ شَرَهُ النَّفْسِ وَشِدَّةُ الْقُنُوْطِ ـ[١٥٢]

{٣٣١} (٤) النَّاسُ فِي الدُّنْيَا بِالْاَمْوَالِ وَفِي الْاٰخِرَةِ بِالْاَعْمَالِ ـ[١٥٣]

{١٣٤} (٥) رَاكِبُ الْحَرُوْنِ اَسِيْرُ نَفْسِهِ وَالْجَاهِلُ اَسِيْرُ لِسَانِهِ ـ[١٥٤]

{٣٥١} (٦) قَالَ لِبَعْضٍ ـ وَقَدْ اَكْثَرَ مِنْ اِفْرَاطِ الثَّنَائِ عَلَيْهِ ـ : أَقْبِلْ عَلىٰ شَأْنِكَ[١٥٥] فَإِنَّ كَثْرَةَ الثَّنَائِ تَهْجِمُ عَلىٰ الظِّنَّةِ وَإِذَا حَلَلْتَ مِنْ أَخِيْكَ فِيْ مَحَلِّ الثِّقَةِ فَاعْدِلْ عَنِ الْمَلَقِ اِلىٰ حُسْنِ النِّيَّةِ ـ[١٥٦]

{١٣٦} (٧) اَلْمَعْصِيَةُ لِلصَّابِرِ وَاحِدَةٌ وَلِلْجَازِعِ اِثْنَتَانِ ـ[١٥٧]

{١٣٧} (٨) اَلْعُقُوْقُ ثُكْلُ مَنْ لَمْ يُثْكَلْ۔ [١٥٨]

{١٣٨} (٩) اَلْحَسَدُ مَاحِقُ الْحَسَنَاتِ۔ [١٥٩]

{٩١٣} (١٠) الزَّهْوُ جَالِبُ الْمَقْتِ۔ [١٦٠]

{٠١٤} (١١) اَلْعُجْبُ صَارِفٌ عَنْ طَلَبِ الْعِلْمِ دَاعٍ اِلَی الْغَمَطِ۔ [١٦١-١٦٢]

اقوال امام علی نقی ؑ

{٠١٣} (١) جو اپنے نفس سے راضی ہو جاتا ہے تو اس سے ناراض ہونے والے بہت ہوتے ہیں۔

{١١٣} (٢) تمھاری کم تمناؤں کا ہونا غنیٰ (دولتمندی) ہے اور جو کچھ تمھارے لیے کافی ہو جائے وہ رضا (خوشنودی) ہے۔

{٢١٣} (٣) فقر و فاقہ نفس کی طمع اور ناامیدی کی شدّت کا نام ہے۔

{٣١٣} (٤) لوگوں کو دنیا میں اموال سے اور آخرت میں اعمال سے تولا جاتا ہے۔

{٤١٣} (٥) اپنے نفس کا اسیر سرکش گھوڑے کا سوار ہے اور جاہل اپنی زبان کا اسیر ہے۔

{۱۳۵} (۶) آپ نے اپنے کسی صحابی سے کہا جو آپ کی بہت زیادہ مدح سرائی کر رہا تھا جاؤ اپنا کام کرو اس لیے کہ زیادہ تعریف کرنا شک کو بڑھاتا ہے اگر تمھیں اپنے برادر ایمانی پر اعتماد راسخ ہو جائے تو بجائے چاپلوسی کے اپنی نیت کو اس کے ساتھ بہتر بناؤ۔

{۱۳۶} (۷) صبر کرنے والے کے لیے صرف ایک مصیبت ہے جب کہ گریہ و زاری کرنے والے کے لیے دہری مصیبت ہے۔

{۱۳۷} (۸) نافرمان اولاد زندہ رہتے ہوئے بھی ماں کے لیے مردہ ہے۔

{۱۳۸} (۹) حسد نیکیوں کا مٹا دیتا ہے۔

{۱۳۹} (۱۰) فخر و غرور ناپسندیدگی تک پہنچا دیتا ہے

{۱۴۰} (۱۱) خود پسندی حصولِ علم سے روکتی ہے اور انکار حق پر ابھارتی ہے۔

{۱۴۱} (۱۲) اَلْبُخلُ اَذمُّ الْاَخلَاقِ۔[۱۶۳]

{۱۴۲} (۱۳) الطَّمعُ سَجِیّۃٌ سَیِّئَۃٌ۔[۱۶۴]

{۱۴۳} (۱۴) اَلْھُزْیُٔ فَکَاھَۃُ السُّفْھَاءِ وَصناعَۃُ الْجُھَّالِ۔[۱۶۵]

{۱۴۴} (۱۵) اَلْعُقُوْقُ تُعقِبُ الْقِلَّۃَ وَتُؤَدّیٖ اِلَی الذِّلَّۃِ۔[۱۶۶]

{۱۴۵} (۱۶) اَلسَّھَرُ أَلَذُّ لِلْمَنَامِ وَالْجُوْعُ یَزِیْدُ فِی طِیْبِ الطَّعَامِ۔[۱۶۷]

{۱۴۶} (۱۷) اِذَا کَانَ زَمَانُ اَلْعَدْلُ فِیْہِ اَغْلَبُ مِنَ الْجَوْرِ فَحَرَامٌ أَنْ یُظَنَّ بِأَحَدٍ سُوْءً ا حَتّیٰ یُعْلَمَ ذَالِکَ مِنْہُ وَاِذَا کَانَ زَمَانُ الْجَوْرُ اَغْلَبُ فِیْہِ مِنَ الْعَدْلِ فَلَیْسَ لِاَحَدٍ أَنْ یَظُنَّ بِأَحَدٍ خَیْرًا حَتّیٰ یَبْدُوْ ذَالِکَ مِنْہُ۔[۱۶۸]

{۱۴۷} (۱۸) قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلْمُتَوَكِّلِ: لَا تَطْلُبِ الصَّفَا مِمَّنْ كَدِرْتَ عَلَيْهِ وَلَا النُّصحَ مِمَّنْ صَرَفْتَ سُوْءَ ظَنِّكَ اِلَيْهِ: فَاِنَّمَا قَلْبُ غَيْرِكَ لَكَ كَقَلْبِكَ لَهُ۔ [۱۶۹]

{۱۴۱} (۱۲) کنجوسی بدترین صفت ہے۔
{۱۴۲} (۱۳) حرص وطمع بری خصلت ہے۔
{۱۴۳} (۱۴) کسی کا مذاق اڑانا احمقوں کی خوش طبعی اور جاہلوں کی حرفت ہے۔
{۱۴۴} (۱۵) ماں باپ کی نافرمانی نادار بناتی اور ذلت تک پہنچاتی ہے۔
{۱۴۵} (۱۶) شب بیداری نیند کو پر لطف بناتی ہے اور بھوک کھانے کے ذائقہ کو بڑھاتی ہے۔

{۱۴۶} (۱۷) اگر ایسا زمانہ آجائے جس میں عدل، ظلم پر زیادہ غالب ہو تو اس وقت کسی کے بارے میں یہ بدگمانی کرنا کہ اس نے برائی کا ارتکاب کیا ہوگا حرام ہے جب تک اس برائی کا پتہ نہ چل جائے اور اگر ظلم کا دور عدل پر چھا جائے تو کسی شخص کو بھی کسی کے بارے میں خیر سگالی کا حق نہیں ہے جب تک عمل خیر اس سے ظاہر نہ ہو جائے۔

{۱۴۷} (۱۸) امام عالی مقام نے متوکل سے کہا! جس سے تمھیں کدورت ہو اس سے صدق وصفا کی امید مت رکھو اور جس سے تم بدگمان ہو تو اس سے خیر خواہی کی توقع نہ کرو اس لیے کہ تمھارے غیر کا دل تمھارے لیے ویسا ہی ہے جیسا کہ تمھارا دل اس کے لیے ہے۔

مِن کلام الامام الحسن العسکری۔

{۱۴۸} (۱) اِنَّ لِلسَّخَاءِ مِقْدَارًا فَاِنْ زَادَ عَلَيْهِ فَهُوَ سَرَفٌ وَ لِلْحَزْمِ مَقْدَارًا فَاِنْ زَادَ عَلَيْهِ فَهُوَ جُبْنٌ۔ وَ لِلِاقْتِصَادِ مَقْدَارًا فَاِنْ زَادَ عَلَيْهِ فَهُوَ بُخْلٌ۔ وَ لِلشَّجَاعَةِ مِقْدَارًا فَاِنْ زَادَ عَلَيْهِ فَهُوَ تَهَوُّرٌ۔ [۱۷۰]

{۱۴۹} (۲) كَفَاكَ أَدَبًا تَجَنُّبُكَ مَا تَكْرَهُ مِنْ غَيْرِكَ۔ [۱۷۱]

{۱۵۰} (۳) اِحْذَرْ كُلَّ ذَكِيٍّ سَاكِنِ الطَّرْفِ۔ [۱۷۲]

{۱۵۱} (۴) لَوْ عَقَلَ أَهْلُ الدُّنْيَا خَرِبَتْ۔ [۱۷۳]

{۱۵۲} (۵) خَيْرُ اِخْوَانِكَ مَنْ نَسِيَ [۱۷۴] ذَنْبَكَ اِلَيْهِ۔ [۱۷۵]

{۱۵۳} (۶) أَضْعَفُ الْاَعْدَاءِ كَيْدًا مَنْ اَظْهَرَ عَدَاوَتَهُ۔ [۱۷۶]

{۱۵۴} (۷) حُسْنُ الصُّوْرَةِ جَمَالٌ ظَاهِرٌ وَ حُسْنُ الْعَقْلِ جَمَالٌ بَاطِنٌ۔ [۱۷۷]

{۱۵۵} (۸) مَنْ أَنِسَ بِاللّٰهِ اِسْتَوْحَشَ مِنَ النَّاسِ۔ [۱۷۸]

{۱۵۶} (۹) مَنْ لَمْ يَتَّقِ وُجُوْهَ النَّاسِ لَمْ يَتَّقِ اللّٰهَ۔ [۱۷۹]

{۱۵۷} (۱۰) جُعِلَتِ الْخَبَائِثُ فِيْ بَيْتٍ وَ جُعِلَ مِفْتَاحُهُ الْكَذِبَ۔ [۱۸۰]

اقوال امام حسن عسکری ۔

{۱۴۸} (۱) سخاوت کے لیے بھی ایک مقدار معیّن ہے اگر اُس سے زیادہ ہوتو اُسے اِسراف کہتے ہیں۔ احتیاط کی بھی ایک حد ہوتی ہے اگر اُس سے بڑھ جائے وہ بزدلی ہے۔ بچت کی بھی ایک حد ہوتی ہے اگر اُس سے تجاوز کر جائے تو وہ بخل ہے۔ شجاعت کی بھی ایک حد ہوتی ہے اگر اس سے فزوں ہوجائے تو وہ تہوّر ہے۔

{۱۴۹} (۲) شائستگی کے لیے یہی کافی ہے کہ جوتم اپنے غیر کے لیے ناپسند کرتے ہواس سے اجتناب کرو۔

{۱۵۰} (۳) ہراس زیرک شخص سے ہوشیار رہو جو تیز فہم ہونے کے باوجود چپ سادھے رہتا ہو۔

{۱۵۱} (۴) اگر دنیا کا ہرفرد عقلمند ہوجاتا تو دنیا تباہ ہوجاتی۔

{۱۵۲} (۵) تمھارا بہترین بھائی وہ ہے جو اپنے ساتھ کی گئی برائی کو بھلادے۔

{۱۵۳} (۶) مکر وفریب کے اعتبار سے کمزورترین دشمن وہ ہے جس نے اپنی دشمنی کوظاہر کردیا۔

{۱۵۴} (۷) حسنِ صورت ظاہری جمال اور حسنِ عقل باطنی جمال ہے۔

{۱۵۵} (۸) جواللّٰہ سے مانوس ہوتا ہے اسے انسانوں سے وحشت ہوتی ہے۔

{۱۵۶} (۹) جوانسانوں کی عزّت وآبروسے نہیں ڈرتا وہ خدا سے بھی نہیں ڈرتا۔

{۱۵۷} (۱۰) تمام برائیوں کوایک گھر میں رکھ دیا گیا ہے اور جھوٹ کواس کی کنجی بنا دیا گیا ہے۔

{۱۵۸} (۱۱) **اِذَا نَشِطَتِ الْقُلُوْبُ فَأَوْدِعُوْهَا وَاِذَا نَفَرَتْ فَوَدِّعُوْهَا۔**[۱۸۱]

{۱۵۹} (۱۲) **اَللِّحَاقُ بِمَنْ تَرْجُوْ خَيْرٌ مِنَ الْمُقَامِ مَعَ مَنْ لاٰ تَأْمَنُ شَرَّهُ۔**[۱۸۲]

{۱۶۰} (۱۳) مَنْ أَكْثَرَ الْمَنَامَ رَأَى الْاَحْلَامَ۔[۱۸۳-۱۸۴]

{۱۶۱} (۱۴) اَلْجَهْلُ خَصْمٌ وَالْحِلْمُ حُكْمٌ وَلَمْ يَعْرِفْ رَاحَةَ الْقَلْبِ مَنْ لَمْ يُجَرِّعْهُ الْحِلْمُ غُصَصَ الْغَيْظِ۔[۱۸۵]

{۱۶۲} (۱۵) مَنْ كَانَ الْوَرَعُ سَجِيَّتَهُ[۱۸۶] وَالْاِفْضَالُ حِلْيَتَهُ[۱۸۷] اِنْتَصَرَ مِنْ أَعْدَائِهِ بِحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ وَتَحَصَّنَ[۱۸۸] بِالذِّكْرِ الْجَمِيْلِ مِنْ وُصُوْلِ نَقْصٍ اِلَيْهِ۔[۱۸۹]

{۱۶۳} (۱۶) نَائِلُ الْكَرِيْمِ يُحَبِّبُكَ اِلَيْهِ وَنَائِلُ اللَّئِيْمِ يَضَعُكَ لَدَيْهِ۔[۱۹۰]

{۱۶۴} (۱۷) اِذَا كَانَ الْمَقْضِيُّ كَائِنًا[۱۹۱] فَالضَّرَاعَةُ لِمَاذَا؟![۱۹۲]

{۱۶۵} (۱۸) يَا اَسْمَعَ السَّامِعِيْنَ وَيَا اَبْصَرَ الْمُبْصِرِيْنَ وَيَا اَنْظَرَ النَّاظِرِيْنَ وَيَااَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَيَااَحْكَمَ الْحَاكِمِيْنَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَوْسِعْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ وَمُدَّ لِيْ فِيْ عُمْرِي وَامْنُنْ عَلَيَّ بِرَحْمَتِكَ وَاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ تَنْتَصِرُ بِهِ لِدِيْنِكَ وَلَا تَسْتَبْدِلْ بِيْ غَيْرِيْ۔[۱۹۳]

{۱۵۸} (۱۱) جب قلوب آمادہ ہوں تو انھیں علم ومعرفت سے آشنا کر دو اور جب فرار اختیار کر رہے ہوں تو انھیں الوداع کہہ دو۔

{۱۵۹} (۱۲) جس سے امید وابستہ ہو اس سے ملحق ہو جانا ایسے شخص کے ساتھ ٹھہرنے سے بہتر ہے جس کے شر سے محفوظ نہیں رہا جا سکتا۔

{۱۶۰} (۱۳) جو زیادہ سوتا ہے وہ خوابوں کی دنیا میں کھو جاتا ہے۔

{۱۶۱} (۱۴) جہالت جھگڑا اور بردباری حکومت ہے اور جس کے غیظ وغضب نے بردباری کا گھونٹ نہ پیا ہو وہ دل کی آسائش سے واقف نہیں۔

{۱۶۲} (۱۵) پارسائی جس کی خصلت اور احسان جس کا زیور ہو تو وہ ان اوصاف کی بدولت دشمنوں سے بھی حسن سلوک کے ذریعہ فتحیابی حاصل کرتا ہے اور ذکر جمیل کے مضبوط قلعے میں کسی نقص کی رسائی سے محفوظ رہتا ہے۔

{۱۶۳} (۱۶) کریم (سخی) کی عطا تمھیں اس کا محبوب بناتی ہے اور لئیم (بخیل) کی بخشش اس کے سامنے ذلیل وخوار کر دیتی ہے۔

{۱۶۴} (۱۷) جو کچھ قضاوقدر میں ہے اگر وہ ہو کر رہے گا تو پھر گریہ وزاری کس لیے؟

{۱۶۵} (۱۸) اے ہر سامع سے بڑھ کر سننے والے، اے ہر بصیر سے بڑھ کر بصیرت والے، اے ہر ناظر سے بڑھ کر دیکھنے والے، اے ہر حاکم سے بڑھ کر حکم نافذ کرنے والے، تو رحمت نازل فرما محمد وآل محمد پر، میرے رزق میں برکت دے، میری زندگی کو بڑھا دے، مجھ پر اپنا فضل وکرم کر اور مجھے اپنے دین کے ناصروں میں قرار دے اور میری جگہ پر کسی اور کو نہ رکھ۔

{۱۶۶} (۱۹) **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا مَالِکَ الرِّقَابِ وَیَا ھَازِمَ الْاَحْزَابِ یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ سَبِّبْ لَنَا سَبَبًا لَا نَسْتَطِیْعُ لَہٗ طَلَبًا بِحَقِّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔**[۱۹۴]

{۱٦٧} (۲۰) وُجِدَ مَكْتُوْبًا بِخَطِّهٖ هٰذَا الْكِتَابُ[۱۹۵] وَقَالَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ: قَدْ صَعِدْنَا ذُرَى الْحَقَائِقِ بِأَقْدَامِ النُّبُوَّةِ
وَالْوِلَايَةِ وَنَوَّرْنَا سَبْعَ طَرَائِقَ[۱۹٦] بِأَعْلَامِ الْفُتُوَّةِ فَنَحْنُ
لُيُوْثُ الْوَغٰى وَغُيُوْثُ النَّدٰى وَفِيْنَا السَّيْفُ وَالْقَلَمُ فِى
الْعَاجِلِ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ وَالْعِلْمِ فِى الْآجِلِ وَاَسْبَاطُنَا
خُلَفَاءُ الدِّيْنِ وَخُلَفَاءُ الْيَقِيْنِ وَمَصَابِيْحُ الْاُمَمِ
وَمَفَاتِيْحُ الْكَرَمِ فَالْكَلِيْمُ اُلْبِسَ حُلَّةَ الْاِصْطِفَاءِ لِمَا
عَهِدْنَا مِنْهُ الْوَفَاءَ وَرُوْحُ الْقُدُسِ فِى جِنَانِ الصَّاقُوْرَةِ
ذَاقَ مِنْ حَدَائِقِنَا الْبَاكُوْرَةِ وَ شِيْعَتُنَا الْفِئَةُ النَّاجِيَةُ
وَالْفِرْقَةُ الزَّاكِيَةُ صَارُوْا لَنَا رِدْءًا وَصَوْنًا وَعَلَى الظَّلَمَةِ اِلْبًا وَعَوْنًا
وَسَيُحْفَرُ[۱۹۷] لَهُمْ يَنَابِيْعُ الْحَيَوَانِ بَعْدَ لَظَى
النِّيْرَانِ۔[۱۹۸-۱۹۹]

{۱٦٦} (۱۹) شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت مشفق ہے،
اے بندوں کے مالک، اے جماعتوں کوشکست دینے والے، اے
دروازوں کو کھولنے والے، اے اسباب کو فراہم کرنے والے تو
ہمارے لیے ایسے اسباب مہیا کردے جن کی تلاش ہمارے بس میں
نہیں۔ تجھے واسطہ ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا۔ اُن پر
اور اُن کی جملہ آل پر اللہ کی طرف سے درود وسلام ہو۔

{۱٦٧} (۲۰) امام حسن عسکری علیہ السلام کے دست مبارک سے لکھی ہوئی یہ تحریر دستیاب ہوئی ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ بلا شبہ ہم نے نبوت و ولایت کے قدموں سے حقائق کی چوٹیوں کو سر کرلیا ہے اور ہماری جواں مردی کے پرچم ساتوں آسمانوں کو منوّر کر رہے ہیں۔ پس ہم ہی میدان کارزار کے شیر ہیں اور باران رحمت ہیں۔ اس دنیا میں ہمارے پاس تلوار اور قلم ہے اور آخرت میں لوائے حمد اور علَم ہے۔ ہمارے ہی جگر پارے دین کے خلفا، یقین کے حلیف، اُمتّوں کے چراغ، کرم کی کلید (کنجی) ہیں۔ کلیم اللّٰہ کو اس وقت منتخب کیا گیا جب انھوں نے ہم سے عہد وفا کیا اور حضرت عیسیٰؑ روح القدس نے بہشت کے باغوں میں ہمارے ہی نورستہ باغ کا پھل چکھا۔ ہمارے شیعہ نجات پانے والا گروہ اور پاکیزہ جماعت ہے اور وہ ہمیشہ سے ہمارے مددگار اور محافظ رہے ہیں اور ظالموں کے خلاف سب باہم متحد اور ناصر رہے ہیں۔ ان کے لیے جلد ہی اس بھڑکتی ہوئی آگ کے بعد حیات کا چشمہ ابلے گا۔

مِنْ کَلَامِ الْاِمَامِ الْمَهْدِیِّ صَاحِبِ الزَّمَانِ۔

{١٦٨} (١) قَالَ لِسَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ وَقَدْ سَأَلَهُ بِحَضْرَةِ أَبِيْهِ عَنْ تَفْسِيْرِهِمْ قَوْلَهُ تَعَالیٰ لِمُوْسیٰ {فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ}[٢٠٠] أَنَّهُ كَانَتْ مِنْ اِهَابِ الْمَيْتَةِ فَقَالَ: مَنْ قَالَ ذٰلِكَ فَقَدِ افْتَریٰ عَلیٰ مُوْسیٰ[٢٠١]: لِاَنَّهُ لَا يَخْلُوْ اِمَّا اَنْ تَكُوْنَ صَلٰوةُ مُوْسیٰ فِيْهَا جَائِزَةً أَوْ غَيْرَ جَائِزَةٍ فَاِنْ كَانَتْ جَائِزَةً جَازَ لِمُوْسیٰ اَنْ يَكُوْنَ لَابِسَهَا فِي تِلْكَ الْبُقْعَةِ وَاِنْ كَانَتْ مُقَدَّسَةً ، وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ جَائِزَةٍ فَقَدْ وَجَبَ اَنَّ مُوْسیٰ لَمْ يَعْرِفِ الْحَلَالَ مِنَ الْحَرَامِ وَلَا مَا جَازَتِ الصَّلٰوةُ فِيْهِ مِمَّا لَمْ يَجُزْ وَهٰذَا كُفْرٌ بَلْ كَانَ مُوْسیٰ شَدِيْدُ الْحُبِّ لِاَهْلِهِ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ أَنْ انْزِعْ حُبَّ أَهْلِكَ مِنْ قَلْبِكَ اِنْ كَانَتْ مَحَبَّتُكَ لِيْ خَالِصَةً وَقَلْبُكَ مِنَ الْمَيْلِ اِلیٰ مَنْ سِوَایَ مَغْسُوْلًا ۔[٢٠٢]

... وَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا الْمَانِعُ مِنْ أَنْ يَّخْتَارَ الْقَوْمُ اِمَامًا لِاَنْفُسِهِمْ فَقَالَ: مُصْلِحٌ أَوْ مُفْسِدٌ؟

اقوال امام مهدی صاحب الزمان ـ

{۸۱۶} (۱) آپ نے سعد بن عبداللہ القمی کو جواب دیا جب کہ انہوں نے امام حسن عسکریؑ کی موجودگی میں آپ سے 'فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ' کی تفسیر کے بارے میں دریافت کیا کہ لوگ یہ تفسیر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ''اے موسیٰؑ تم اپنی جوتیاں اتار دو'' کیونکہ وہ مردار کے کھال سے بنی ہوئی تھیں۔ امامؑ نے جواب دیا کہ جس نے یہ کہا ہے اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر الزام لگایا ہے۔ اس لیے کہ یہ دو حال سے خالی نہیں ہے کہ موسیٰؑ کی نماز اس میں جائز تھی یا ناجائز تھی اگر نماز جائز تھی تو حضرت موسیٰؑ کے لیے جائز تھا کہ وہ اسے مقدس زمین میں اُسے پہن کر جائیں اور اگر نماز جائز تھی تو پھر یہ لازم آتا ہے کہ موسیٰ کو حلال وحرام کا علم نہیں تھا اور نہ وہ یہ جانتے تھے کہ کس میں نماز جائز ہے اور کس میں نہیں؟ اور یہ کفر ہے، بات دراصل یہ ہے کہ موسیٰ کو اپنے اہل وعیال سے بہت محبت تھی تو ارشاد باری ہوا کہ اے موسیٰؑ اگر تمھاری محبّت میرے لیے خالص ہے تو اپنے اہل وعیال کی محبت کو دل سے نکال دو اور اس میں میرے علاوہ کسی اور کی محبت نہیں ہونی چاہیے۔

سعد نے امام علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اس بات میں کون سی رکاوٹ ہے کہ لوگ خود ہی اپنے لیے امام منتخب کریں؟ تو امام عالی مقام نے جواب دیا کہ امام کو مصلح ہونا چاہیے یا مفسد۔

قَالَ: مُصْلِحٌ قَالَ: هَلْ يَجُوْزُ اَنْ تَقَعَ خِيَرَتُهُمْ عَلَى الْمُفْسِدِ بَعْدَ أَنْ لَا يَعْلَمَ اَحَدٌ مَا يَخْطُرُ بِبَالِ غَيْرِهٖ مِنْ صَلَاحٍ أَوْ فَسَادٍ؟ قَالَ: يُمْكِنُ قَالَ: فَهِيَ الْعِلَّةُ

ثُمَّ قَالَ: هٰذَا مُوْسیٰ كَلِيْمُ اللّٰهِ مَعَ وُفُوْرِ عَقْلِهٖ وَكَمَالِ عِلْمِهٖ وَنُزُوْلِ الْوَحْيِ عَلَيْهِ اِخْتَارَ ـ مِنْ اَعْيَانِ قَوْمِهٖ وَوُجُوْهِ عَسْكَرِهٖ لِمِيْقَاتِ رَبِّهٖ ـ سَبْعِيْنَ رَجُلًا مِمَّنْ لَا يُشَكُّ فِيْ اِيْمَانِهِمْ وَاِخْلَاصِهِمْ فَوَقَعَتْ خَيَرَتُهٗ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ عَلیٰ مَا حَكَى اللّٰهُ تَعَالیٰ[٢٠٣] فَلَمَّا وَجَدْنَا اِخْتِيَارَ مَنْ قَدِ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ لِلنُّبُوَّةِ وَاقِعًا عَلیٰ الْاَفْسَدِ دُوْنَ الْاَصْلَحِ عَلِمْنَا أَنْ لَا اِخْتِيَارَ اِلَّا لِمَنْ يَعْلَمُ مَا تُخْفِى الصُّدُوْرُ وَاَنْ لَا خَطَرَ لِاِخْتِيَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ ـ بَعْدَ وُقُوْعِ خِيَرَةِ الْاَنْبِيَاءِ عَلیٰ ذَوِى الْفَسَادِ ـ لَمَّا أَرَادُوْا اَهْلَ الصَّلَاحِ ـ[٢٠٤]

{١٦٩} (٢) مِمَّا كَتَبَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ ــ جَوَابًا لِاِسْحَاقَ بْنِ يَعْقُوْبَ ــ اِلَى الْعَمَرِيْ: أَمَّا ظُهُوْرُ الْفَرَجِ فَاِنَّهٗ اِلَى اللّٰهِ وَكَذِبَ الْوَقَّاتُوْنَ وَاَمَّا الْحَوَادِثُ الْوَاقِعَةُ فَارْجِعُوْا فِيْهَا اِلیٰ رُوَاةِ حَدِيْثِنَا فَاِنَّهُمْ حُجَّتِيْ عَلَيْكُمْ وَاَنَا حُجَّةُ اللّٰهِ

وَاَمَّا الْمُتَلَبِّسُوْنَ بِاَمْوَالِنَا

تو سعد نے کہا مصلح، امامؑ نے فرمایا کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ کسی مفسد کو منتخب کرلیں اس لیے کہ کسی کو نہیں معلوم کہ دوسرے کے دل میں کون سے خیالات آرہے ہیں ان کا تعلق صلاح سے ہے یا فساد سے۔تو سعد نے کہا اس بات کا امکان تو ہے امامؑ نے فرمایا اسی وجہ سے لوگوں کو امام کے انتخاب کا اختیار نہیں دیا گیا۔

پھر فرمایا۔ یہ موسیٰ اللہ کلیم تھے جنہوں نے بھرپور عقل اور کمال علم اور نزول وحی کے بعد اپنی قوم کے برگزیدہ افراد اور لشکر کے نمایاں لوگوں میں سے میقات رب کے لیے ستّر (۷۰) افراد کو منتخب کیا، قرآن مجید میں جن کا تذکرہ موجود ہے۔جن کے ایمان اور اخلاص میں کسی قسم کا شک نہیں کیا جاسکتا۔لیکن جن افراد کو حضرت موسیٰؑ نے منتخب کیا تھا وہ سب کے سب منافق تھے۔ پس جب موسیٰؑ جیسے نبی و رسول جو اللہ کے محبوب اور کلیم اللہ تھے ان کا انتخاب بجائے درست ہونے کے غلط ہو گیا تو اس سے ہم پر یہ واضح ہوتا ہے کہ اختیار کا حق صرف اسی کو پہنچتا ہے جو دلوں کے پوشیدہ رازوں کو جانتا ہے۔ اب مہاجرین و انصار کا انتخاب کوئی وقعت نہیں رکھتا جب کہ انبیاء کے منتخب کردہ افراد بھی فاسد ہو سکتے ہیں۔ جب کہ انبیاء انھیں درست افراد سمجھ رہے تھے۔

{۱۶۹}　(۲)

امام علیہ السلام نے اسحاق بن یعقوب کے سوالات کے جواب میں اپنے نائب خاص عمری کو لکھا۔ جہاں تک ظہور کا تعلق ہے تو اس کا علم اللہ کو ہے، وقت کا تعیّن کرنے والے جھوٹے ہیں۔ جب تمھیں نئ باتیں درپیش ہوں تو اس سلسلے میں ہماری احادیث کی روایت کرنے والوں سے رجوع کرنا اس لیے کہ وہ لوگ تم پر ہماری جانب سے حُجّت ہیں اور میں حُجّتِ خدا ہوں۔

اور وہ لوگ جو ہمارے اموال کے بارے میں شبہے میں پڑے ہوئے

فَمَنِ اسۡتَحَلَّ مِنۡهَا شَيۡئًا فَأَكَلَ، فَاِنَّمَا يَأۡكُلُ النِّيۡرَانَ۔

وَ اَمَّا الۡخُمسُ فَقَدۡ اُبِيۡحَ لِشِيۡعَتِنَا وَ جُعِلُوۡا مِنۡهُ فِيۡ حَلٍّ اِلٰى وَقۡتِ ظُهُوۡرِ أَمۡرِنَا لِتَطِيۡبَ وِلَادَتُهُمۡ وَ لَا تَخۡبُثُ

وَ أَمَّا عِلَّةُ مَا وَقَعَ مِنَ الۡغَيۡبَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ: {يَا اَيُّهَا الَّذِيۡنَ آمَنُوۡا لَا تَسۡأَلُوۡا عَنۡ أَشۡيَاءَ اِنۡ تُبۡدَلَكُمۡ تَسُؤۡكُمۡ}[205] اِنَّهُ لَمۡ يَكُنۡ أَحَدٌ مِنۡ آبَائِيۡ اِلَّا وَ قَدۡ وَقَعَتۡ فِيۡ عُنُقِهٖ بَيۡعَةٌ لِطَاغِيَةِ زَمَانِهٖ وَاِنِّيۡ أَخۡرُجُ ـ حِيۡنَ أَخۡرُجُ ـ وَ لَا بَيۡعَةَ لِأَحَدٍ مِنَ الطَّوَاغِيۡتِ فِيۡ عُنُقِيۡ

وَ اَمَّا وَجۡهُ الۡاِنۡتِفَاعِ بِيۡ فِيۡ غَيۡبَتِيۡ: فَكَالۡاِنۡتِفَاعِ بِالشَّمۡسِ اِذَا غَيَّبَهَا عَنِ الۡاَبۡصَارِ السَّحَابُ وَاِنِّيۡ اَمَانٌ لِاَهۡلِ الۡاَرۡضِ كَمَا اَنَّ النُّجُوۡمَ اَمَانٌ لِاَهۡلِ السَّمَاءِ۔[206]

قَالَ الۡمُؤَلِّفُ مُخَاطَبًا لِمَنۡ اَلَّفَهَا لِاَجۡلِهٖ: فَهٰذِهٖ دُرَّةٌ مِنۡ بَحۡرِ الۡحِكۡمَةِ جَمَعۡتُهَا لَكَ وَأَتۡحَفۡتُهَا اِلٰى عَالِي مَجۡلِسِكَ الۡمَنۡظُوۡرِ أَنۡ تَكُوۡنَ عِنۡدَكَ مَشۡكُوۡرٌ۔

ہیں تو ان میں سے جو بھی اسے حلال سمجھ کر کھا رہا ہے تو گو کہ وہ آگ کھا رہا ہے۔

جہاں تک خُمس کا تعلق ہے تو اُسے ہمارے شیعوں کے لیے مباح قرار دیا گیا ہے اور ہمارے امور کے ظہور تک اُسے حلال کر دیا گیا ہے تا کہ ان کی ولادت پاکیزہ ہو اور ان میں کوئی خباثت نہ آنے پائے۔

رہی غیبت کی علت، تو خداوند عالم نے فرمایا ہے: {يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا} (مائدہ۔۱۰۱) ایمان والو! ان چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو جو تم پر ظاہر ہو جائیں تو تمھیں بری لگیں۔ حقیقت یہ ہے کہ میرے آبا میں سے کوئی ایسا نھیں گذرا مگر اس کی گردن میں اپنے زمانے کے سرکش کی بیعت رہی، لیکن جب میں ظاہر ہوں گا تو کسی طاغوت کی بیعت میری گردن میں نہ ہو گی۔

جہاں تک یہ سوال ہے کہ دوران غیبت میرا وجود کس طرح منفعت بخش ہے تو اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے سورج بادلوں کے پیچھے چُھپ کر لوگوں کو فائدہ پہنچا رہا ہے اور میں زمین پر رہنے والوں کے لیے اسی طرح امان کا سبب ہوں جس طرح ستارے آسمانی مخلوق کے لیے باعث امان ہیں۔

مولف کتاب نے جس کی فرمائش پر یہ کتاب مرتب کی تھی اس سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ یہ بحر حکمت کے موتی ہیں جنھیں میں نے تمھارے لیے جمع کیا ہے اور تمھاری بزم معلیٰ کے لیے ایک تحفہ قرار دیا ہے، امید ہے کہ تمھیں یہ موتیوں کی مالا پسند آئے گی۔

حوالہ جات

۱ نزهة الناظر: ۴۱/۱۲۵، بحار الانوار: ۷۷/۱۶۶/۳ و راجع العلم و الحكمة فى الكتاب والسنة: ۳۴۷، باب خصائص العلماء/أمناء الله۔

۲ من لا يحضره الفقيه: ۴/۳۹۴/۵۸۳۹، نثر الدرّ: ۱/۱۶۵، نزهة الناظر: ۱۱/۹، روضة الواعظين: ۳۷۶، بحار الانوار: ۷۷/۱۶۶/۳

۳ نزهة الناظر: ۱۶/۳۴، المعجم الأوسط للطبرانى: ۵/۱۸۶/۵۰۲۵، مجمع الزوائد: ۱۰/۲۴۷ بحار الانوار: ۷۷/۱۶۶/۳

۴ نثر الدرّ: ۱/۱۵۶، نزهة الناظر: ۱۷/۳۵، بحار الانوار: ۷۷/۱۶۶/۳

۵ نزهة الناظر: ۱۹/۴۴، تنبيه الخواطر "مجموعة ورّام": ۱/۵۲ وفيه: "من حسن عبادة اللّٰه"، عواليى اللآلیى: ۱/۲۷/۹ وفيه: "رأس العبادة الظن باللّٰه"، بحار الانوار: ۷۷/۱۶۶/۳

۶ قرب الاسناد: ۲۶/۲۱۰، تحف العقول: ۳۶ كلاهما نحوه، نثر الدر: ۱/۱۵۳، نزہۃ الناظر: ۳۳/۱۰۲، معدن الجواہر: ۳۱، بحار الانوار: ۲/۴۴/۱۶

۷ لم نجده فيى شيىء من كتب حتى بحار الانوار ولكن راجع: عيون اخبار الرضا عَلَيْهِ السَّلَام: ۲/۱۲/۲۷، الجعفريات: ۱۵۱

۸ المواعظ العددية: ۲۶۲ نحوه

۹ كمال الدين: ۲۸۱/۳۲، دعوات الراوندى: ۳۸/۹۲ كلاهما نحوه، وراجع: بحار الانوار: ۳۶/۳۷۲/۲۳۴

۱۰ قال العجلونيى۔ بعد نقل الحديث بهذا اللفظ: "الشَّفَقَةُ عَلَىٰ خَلْقِ اللّٰهِ تَعْظِيمٌ لِأَمْرِ اللّٰهِ"۔: قال الحافظ شمس الدين محمد بن عبدالرحمن السخاوى فى المقاصد الحسنة فى بيان كثير من الاحاديث المشتهرة على الالسنة: لااعرفه بهذا اللفظ، ولكن معناه صحيح۔ وقال المولى عليى القادى كتابه "الاسرار المرفوعة فى الاخبار الموضوعة": هومن كلام بعض المشايخ حيث قال: مدار الامر على شينين: التعظيم لِأَمر اللّٰه، والشفقة على خلق اللّٰه، انتهى۔ وقال محمد نجم الدين الغزيى فيى كتابه "اتفاق ما يحسن من الاخبار الدائرة على الالسن": ليس بحديث۔ فراجع كشف الخفاء ومزيل

الالباس:۲/۱۱/۱۵۵۸

۱۱ الاحتجاج:۱/۱۷۲/۳۶، کفایۃ الاثر:۱۳۷۔وراجع:اہل البیت فی الکتاب والسنۃ:۱۲۶: باب عدل القرآن

۱۲ ورد صدر الحدیث فی مصادر کثیرۃ فراجع بحار الانوار:۴۰/۲۰۰ /الباب ۹۴"مدینۃ العلم والحکمۃ" وورد ذیلہ نحوًا فیی المناقب لابن شہر آشوب:۳/۲۶۷

۱۳ نثرالدر:۱/۲۵۷۔ عوالی اللآلی:۱/۲۹۳/۱۷۶، بحار الانوار:۲/۱۶۶/۷۷عن عوالی اللآلی، کنزالعمال:۱۳۵۸۱

۱۴ قال المصنف۔ بعدذکر الحدیث۔:"صدق رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ والہ وسلّم تسلیمًا کثیرًا" ولکن نسب نحو الحدیث الی اردشیرین بابک، فراجع شرح نہج البلاغۃ لابن ابی الحدید:۲۰/۴۱

۱۵ تحف العقول:۳۶۸عن الامام الصادق علیہ السلام، نثرالدر:۱/۱۵۱، نزھۃ الناظر:۳۹/۱۲۰، غرر الحکم:۱۰۸۹۱عن الامام علی علیہ السلام نحوہ، بحار الانوار:۷۴/۱۹۸/۳۴

۱۶ الامالی للصدوق:۹۱/۶۴، روضۃ الواعظین:۱۳، بحار الانوار:۱/۱۹۸/۱عن الامالی للصدوق

۱۷ فی نسخۃ"أ":"الاعتداء" وفہ نسخۃ"ب":"الاعتدال"، وما اثبتناہ ہوالموافق لماورد فیی اکثر المصادر فراجع:نزھۃ الناظر:۱۱۷/۵۹وبحار الانوار:۶/۳۰/۳۶وج۷۳/۳۶۵/۹۷ ونقل عن التذکرۃ لابن حمدون:"الائتلاء" وہومناسب لما وردفیی ذمّ التألی علی اللّٰہ فراجع:بحار الانوار:۷۸/۲۰۹/۸۶

۱۸ الاعراف:۹۹

۱۹ الارشاد:۲/۲۰۵، نزھۃ الناظر:۱۱۷/۵۹ کنز الفوائد:۲/۳۳ وکلھا عن الامام الصادق علیہ السلام، تحف العقول:۴۵۶عن الامام الجواد علیہ السلام

۲۰ نزھۃ الناظر:۵۵/۳۸، بحار الانوار:۷۸/۸۹/۹۳

۲۱ من لا یحضر الفقیہ:۴/۳۹۲/۵۸۳۴، تحف العقول:۸۲، نزھۃ الناظر:۵۹/۴۱، بحار الانوار:۷۴/۴۰۰/۴۱

۲۲ نہج البلاغۃ:الکتاب ۳۱، تحف العقول:۸۳، بحار الانوار:۷۴/۸۹/۹۳

۲۳ خصائص الائمۃ علیہ السلام:۱۱۷، غرر الحکم:۹۶۷۸۶، بحار الانوار:۳۴/۷۳/۱۹۸

۲۴ کلمات عليّة غراء:۹۶/۵۹،جامع الاخبار:۲۴۷/۶۳۳ عن رسول اللهﷺ،بحار الانوار:۷۸/۸۹/۹۳

۲۵ غررالحکم:۱۲۱۹،بحارالانوار:۷۴/۱۹۸/۳۴

۲۶ نثر الدرّ:۱/۳۳۳،نزهة الناظر:۶۳/۴۴،شرح نهج البلاغة لابن ابی الحدید: ۲۰/۲۸۱/۲۳۱،بحارالانوار:۷۴/۱۹۸/۳۴

۲۷ تحف العقول:۸۹،نزهةالناظر:۶۲/۴۳،بحارالانوار:۷۸/۸۹/۹۳

۲۸ روضةالواعظین:۵۳۵،بحارالانوار:۶/۱۳۷/۴۳

۲۹ دستورمعالم الحکم:۱۰۰،بحارالانوار:۷۸/۸۹/۹۳

۳۰ دستورمعالم الحکم:۱۰۰۔۱۰۱

۳۱ الغمر:الجاهل الغرالذیی لم یجرب الامور(لِسَان العرب:۵/۳۲)

۳۲ دستورمعالم الحکم:۱۰۱

۳۳ لم نجده فی شیءٍمن المصادر

۳۴ بحارالانوار:۷۸/۸۹/۹۳وراجع عدة الداعی

۳۵ نثراللالی:۲۷باب الباء،نظم نثراللالی:۲۸۳/۱۳

۳۶ کلمات علیة غراء:۹۷/۵۹،نثراللالی:۲۸باب الثاءوراجع بحارالانوار:۷۵/۳۳۱/۶۵

۳۷ کلمات علیة غراء:۹۷/۵۹،نثراللالی:۲۸باب الثاءوراجع بحارالانوار:۷۵/۳۳۱/۶۵

۳۸ المواعظ العددية:۶۱،نثراللالی:۳۰باب المیم وراجع:جامع الاخبار:۱۱۱/۱۹۶

۳۹ المواعظ العددية:۶۱،نثراللالی:۳۰باب المیم وراجع:جامع الاخبار:۱۱۱/۱۹۶

۴۰ نزهةالناظر:۷۱/۱،العددالقوية:۳۷/۳۳،بحارالانوار:۷۸/۱۱۵/۱۱

۴۱ تحف العقول:۲۲۵،نثرالدر:۱/۳۳۳،نزهةالناظر:۷۱/۳،العدد القوية:۳۷/۳۴، بحار الانوار:۷۸/۱۱۵/۱۱

۴۲ نزهةالناظر:۷۱/۴،غررالحکم:۷۹۵۸عن الامام علیعليه السلام،العدد القوية:۳۷/۳۵،بحار الانوار:۷۸/۱۱۵/۱۱

۴۳ نزهةالناظر:۷۲/۷،العددالقوية:۳۷/۳۸،بحارالانوار:۷۸/۱۱۵/۱۱

۴۴ نزهة الناظر:۷۲/۸،شرح نهج البلاغة لابن ابی الحدید:۲۰/۳۲۸/۷۵۶،بحار الانوار:۷۸/۱۱۵/۱۱

۴۵ الکافی:۱/۲۸/۳۴عن الامام علیعليه السلاموج۵/۲/۲۰۰عن الامام

الصادق علیہ السلام، نثرالدر: ۱/۳۲۸ وفیہ: "فان التکفیر" نزھۃ الناظر: ۱۸/۷۳ اعلام الدین، بحارالانوار ۱۱/۱۱۵/۷۸

۴۶ نزھۃالناظر ۲۷/۷۶، اعلام الدین: ۲۹۷، بحارالانوار: ۳۴/۱۹۸/۷۳

۴۷ اعلام الدین: ۲۹۷، شرح نہج البلاغۃ لابن ابی الحدید: ۲۰/۲۹۸//۴۰۸، بحار الانوار: ۱۱/۱۱۵/۷۸

۴۸ نثر الدر: ۱/۳۳۴، کشف الغمۃ: ۲/۲۴۳ وفیھا "فتحورنقمًا" وفی غررالحکم: ۳۵۹۹ واعلام الدین: ۲۹۸ ونزھۃالناظر: ۶/۸۱ "فتحول نقمًا"، بحارالانوار: ۹/۱۲۶/۷۸ ولیس فیہ "فتجوزوالنعم"

۴۹ نثرالدر: !/۳۳۴، نزھۃ الناظر: ۶/۸۱، کشف الغمۃ: ۲/۲۴۲ وفیہ "اوصل الناس" بدل "افضل الناس"، بحارالانوار: ۴۱/۴۰۰/۷۴

۵۰ الاستدراج من السنن الالٰھیۃ، وھوأن یزید اللہ نعمہ علی العبد عقیب عصبانہ بدلا عن عقوبتہ فیغفل بذلک عن التوبۃ، راجع فی ھذاالشان: سورۃ الاعراف: ۱۸۲، القلم: ۴۴، وراجع ایضًاالکافی: ۱/۴۵۲/باب الاستدراج

۵۱ نثرالدر: ۱/۳۳۶، نزھۃالناظر: ۱۰/۸۳، کشف الغمۃ: ۲/۲۴۳، بحارالانوار: ۹/۱۲۸/۷۸

۵۲ نزھۃ الناظر: ۱۱/۸۳، کنز الفوائد: ۲/۳۵ وفیہ منسوباً الی بطلیموس، بحار الانوار: ۹/۱۲۷/۷۸

۵۳ نزھۃالناظر: ۱۷/۸۴، اعلام الدین: ۲۹۸ نحوہ، بحارالانوار: ۹/۱۲۷/۷۸

۵۴ نزھۃالناظر: ۲/۸۹، کشف الغمۃ: ۲/۳۴۰ اعلام الدین: ۲۹۹، بحارالانوار: ۵/۱۴۲/۷۸

۵۵ فی نسخۃ "ب": "عتب الناس"

۵۶ نزھۃالناظر: ۳/۸۸، اعلام الدین: ۲۹۹، بحارالانوار: ۵/۱۴۲/۷۸

۵۷ نزھۃالناظر: ۱۳/۹۱، اعلام الدین: ۲۹۹، بحارالانوار: ۵/۱۴۲/۷۸

۵۸ الامالی للصدوق: ۱۸/۷۱/۵۳۱، نزھۃالناظر: ۵/۹۰، بحارالانوار: ۶۹/۱۵۵/۷۱

۵۹ کنزالفوائد: ۱/۱۹۴، نزھۃالناظر: ۲۰/۹۳، بحارالانوار: ۷/۶۲/۷۵

۶۰ نزھۃ الناظر: ۱۹/۹۲، کشف الغمۃ: ۳/۱۳۷، عن الامام الجواد علیہ السلام عن آبائہ عن امیرالمومنین علیہ السلام، اعلام الدین: ۳۰۰، بحارالانوار: ۶۹/۱۵۵/۷۱

۶۱ تحف العقول: ۲۳۴ عن الامام الحسن علیہ السلام، نزھۃ الناظر: ۲۷/۹۴، اعلام الدین: ۳۰۰، بحار الانوار: ۵/۱۴۲/۷۸

٦٢ نثرالدر:١/٢٤٣،نزهةالناظر:٩٣/٢٥،اعلام الدین:٣٠٠،بحارالانوار:٧٨/١٤٢/٥

٦٣ الخصال:٢٦٩/٤،بحارالانوار:٦٧/٢٩٣/١٥

٦٤ فی نسخة'ب''تقرب''

٦٥ نثرالدر:١/٣٤٣،نزهةالناظر:٩٩/١٥،کشف الغمة:٢/٣٦٠،کنزالفوائد:١/٥٥ نحوه، بحارالانوار:٧٨/١٨٨/٣٤

٦٦ تکرر لفظ''التعایش''فی کلتاالنسختین،وماثبتنا من نسخة الجباعی والمصادر الاخری

٦٧ البیان والتبیین:١/٨٤ وفیه''مل ء مکیال''بدل''مثل میکال''،تحف العقول:٣٥٩عن الامام الصادقعلیہ السلام،نثر الدر:١/٣٤٤،نزهة الناظر:١٠٠/١٨،کشف الغمة:٢/٣٦٢، بحارالانوار:٧٤/١٦٧/٣٤

٦٨ نزهة الناظر:١٠١/٢٣،بحارالانوار:٧٨/١٨٨/٣٥ وفی کلیهما''قبیحة''بدل''جهل'' وفی نسخةالجباعی''قحة''

٦٩ نثرالدر:١/٤٠٦،نزهةالناظر:١٠٥/٣٧،بحارالانوار:٧٨/١٨٨/٣٦

٧٠ الکافی:٢/٣٣٤/٢٢عن الامام الصادقعلیہ السلام،بحارالانوار:٧٨/١٨٨/٣٨

٧١ الکافی:٢/٢١٦،بحارالانوار:٧٠/١١٢عن الامالی للصدوق

٧٢ تحف العقول:٢٩٤،مشکاةالانوار:٥٥٤/١٨٧٢،بحارالانوار:٧٨/١٨٨/٣٨

٧٣ الکافی:١/٥٢/١٣،مشکاة الانوار:٢٥٠/٧٢٩،وفیها:''حدیثنا''بدل:''کلامنا''، بحارالانوار:٢/١٥٠/٢٨نقلاًعن مجموعةالجباعی عن خط الشهیدنقلاًعن خط قطب الدین الکیدری

٧٤ نزهةالناظر:١٠٧/١٢،بحارالانوار:٧٨/٢٢٨/١٠٢وفیهما:''الصدق جلیسه''

٧٥ نزهةالناظر:١٠٨/١٥،اعلام الدین:٣٠٣،بحارالانوار:٧٨/٢٢٨/١٠٣

٧٦ الکافی:٢/١٢٢/٦نحوه،نزهة الناظر:١٠٨/١٦،اعلام الدین:٣٠٣، بحار الانوار:٧٥/١٢٣/٢٠

٧٧ نثر الدر:١/٣٥٤،نزهة الناظر:١١٠/٣٠،کشف الغمة:٢/٤١٨، بحار الانوار:٧٨/٢٢٨/١٠٤

٧٨ نزهة الناظر:١١٠/٣١، اعلام الدین:٣٠٣،عوالی اللآلی:٤/١٠٥/١٥٥عن الامام علیعلیہ السلام،بحارالانوار:٩٢/١٠٣/٨١

۷۹ فی کلتا النسختین:"ینال"،والظاہر آنه تصحیف"سأل"ویدل علیه ورودھاکذلک فی کل المصادر

۸۰ نزھة الناظر:۱۱۰/۳۲،عیون الحکم:۶۸۰۷/۴۴۱عن الامام علیؑ،عدة الداعی:۱۴۰،اعلام الدین:۳۰۳،بحار الانوار:۷۷/۲۷۸/۱۱۳عن الاربعین للشهید ولم نجده فیه و۹۳/۳۲۷/۱۱عن عدة الداعی

۸۱ نزھة الناظر:۱۱۱/۳۳،بحار الانوار:۷۸/۲۲۸/۱۰۵

۸۲ نزھة الناظر:۱۱۱/۳۶،اعلام الدین:۳۰۳،بحار الانوار:۷۸/۲۲۸/۱۰۵

۸۳ نزھة الناظر:۱۱۲/۳۸،اعلام الدین:۳۰۳،بحار الانوار:۲/۶۲/۴

۸۴ نزھة الناظر:۱۱۲/۴۲،اعلام الدین:۳۰۳،بحار الانوار:۷۸/۲۲۸/۱۰۵

۸۵ نزھة الناظر:۱۱۲/۴۵،احکمة الخالدة:۱۱۰،بحار الانوار:۷۴/۱۸۰/۲۸

۸۶ نزھة الناظر:۱۱۳/۴۸،تنبیه الخواطر"مجموعة ورّام":۲/۲۳۲عن اکثم بن صیفی،بحار الانوار:۷۸/۲۲۸/۱۰۵

۸۷ نزھة الناظر:۱۱۳/۴۹، بحار الانوار:۷۵/۱۰۴/۳۷،وراجع:شرح نهج البلاغة لابن ابی الحدید:۲/۲۷۱

۸۸ فی کلتا النسختین:"یمیت"،والصحیح ما ائبتناه کما فی نزھة الناظر والبحار

۸۹ نزھة الناظر:۱۱۳/۵۱،اعلام الدین:۳۰۴،بحار الانوار:۸۷/۴۷/۴۲

۹۰ الکافی:۸/۱۶۲/۱۷۰وفیه:"ان اللّٰہ یعذب الستة"تحف العقول:۲۲۰کلاھما عن الامام علیؑ،نثر الدر:۱/۲۵۵،نزھة الناظر:۱۱۵/۵۳،کشف الغمة:۲/۴۱۸،بحار الانوار:۷۲/۱۹۸/۲۷

۹۱ نزھة الناظر:۱۱۵/۵۴وفیه:"من عاقب علی کل ذنب کثر تعبه"،اعلام الدین:۳۰۳،بحار الانوار:۷۸/۲۲۸/۱۱۳عن الاربعین للشهید وفیه:"کثر تبعته"ولم نجد الحدیث فی الاربعین وراجع:ارشاد القلوب:۱۸۶،تنبیه الخواطر"مجموعة ورام":۱/۷۳ وفی کل المصادر:"لم یرض من صدیقه بایثاره علی نفسه"

۹۲ نثر الدر:۱/۳۵۷،نزھة الناظر:۱۱۶/۵۶،کشف الغمة:۲/۴۲۰ بحار الانوار:۷۸/۲۲۸/۱۰۵

۹۳ نثر الدر:۱/۳۵۲،نزھة الناظر:۱۱۸/۶۰، کشفت الغمة:۲/۴۱۵، بحار الانوار:۷۸/۲۲۸/۱۰۵

۹۴ التوحید:۲/۳۶۵،الارشاد:۲/۲۰۴،نزهة الناظر:۱۱۸/۲۱،مختصر بصائر الدرجات:۱۳۴،بحارالانوار:۷۸/۲۲۸/۱۰۶

۹۵ الارشاد:۱/۳۰۱عن الامام علیعلیہ السلام،نزهة الناظر:۱۱۹/۶۵، بحار الانوار:۷۸/۲۲۸/۱۰۶

۹۶ نثر الدر:۱/۳۵۳،نزهة الناظر:۱۲۰/۶۹،کشف الغمة:۲/۴۱۷وفیه"لسان شکر الاوائل" الکافی:۴/۲۴/۵وصدره هکذا:"ماتوسل الی احد بوسیلة والاتذرع بذریعة اقرب الی ما یریده منی من رجل سلف الیه منی ید۔۔۔"بحارالانوار:۷۴/۴۰۰/۴۱

۹۷ فی نسخة"ب"ونزهةالناظر:"ذنبک"بدل"دینک"

۹۸ الکافی:۱/۵۰/۱۱،المحاسن:۱/۳۷۵/۸۸۷،الخصال:۲۳۹/۸۷،الارشاد:۲/۲۰۳، الامالی للطوسی:۶۵۱/۱۳۵۱/وکلها عن الامام الصادقعلیہ السلام،نزهة الناظر:۱۲۱/۱،کشف الغمة:۳/۴۵، بحار الانوار:۷۸/۳۲۸/۵والاخیرین عن التذکرة لابن حمدون عن الامام الکاظمعلیہ السلام

۹۹ نزهةالناظر:۱۲۲/۴وفیه"لیس من عمله"بحارالانوار:۱/۲۱۸/۴۰

۱۰۰ نزهة الناظر:۱۲۳/۷وفیه"المعروف یتلوه معروف غل۔۔۔"غررالحکم:۱۷۷۳،شرح نهج البلاغة لابن ابی الحدید:۲۰/۳۲۷/۷۴۰والاخرین عن الاما علی علیہ السلام، بحار الانوار:۷۵/۴۳/۱۰

۱۰۱ نزهة الناظر:۱۲۳/۸، غررالحکم:۷۵۷۷عن الامام علیعلیہ السلام،اعلام الدین:۳۰۵، بحار الانوار:۷۸/۳۳۳/۸

۱۰۲ نزهة الناظر:۱۲۳/۱۳، غررالحکم:۸۹۵۶عن الامام علیعلیہ السلام وفیه "من لزم المشاوة"،شرح نهج البلاغة لابن ابی الحدید:۲۰/۳۴۳/۹۴۰، بحار الانوار:۷۵/۱۰۴/۳۷

۱۰۳ الوله:الحزن اوذهاب العقل حزنا والحیرة والخوف(القاموس المحیط:۴/۲۹۵)،وفی کلتاالنسختین ونزهةالناظر واحد نقلی بحار الانوار(۷۸/۳۳۳/۹۸:"ولده"والظاہر انه تصحیف

۱۰۴ نزهةالناظر:۱۲۴/۱۸،بحارالانوار:۷۴/۱۹۸/۳۴

۱۰۵ نزهةالناظر:۱۲۴/۱۸،اعلام الدین:۳۰۵،بحارالانوار:۷۴/۱۹۸/۳۴

۱۰۶ نزهة الناظر:۱۲۵/۲۱،وفیه "ماستسب اثنان"اعلام الدین:۳۰۵، بحار

الانوار:۷۸/۳۳۳/۸

۱۰۷ ھذا شارۃ الی مبارزۃ حمزۃ بن عبدالمطلب وعبیدۃ بن الحارث وعلی بن ابی طالبؑ مع عتبۃ بن ربیعۃ واخیہ شیبۃ بن ربیعۃ ابنہ الوالید بن عتبۃ فی غزوۃ بدر الکبری، فراجع تاریخ الطبری:۲/۴۴۵، سیرہ ابن ہشام:۲/۲۷۷، الکامل فی التاریخ:۱/۵۳۱

۱۰۸ نزھۃ الناظر:۱۲۵/۲۲، المناقب لابن شھر آشوب:۴/۳۱۶، اعلام الوری:۲۹۷، اعلام الدین:۳۰۵ وکلھا مع زیادۃ بحار الانوار:۴۸/۱۷۶/۱۹ عن السید المرتضی فی الغرر وصدرہ ھکذا: عَن ابی عبدِاللّٰہِ بِاِسنادِہٖ عَن اَیّوب الھاشِمیّ اَنّہٗ حضَرَ بابَ الرَّشیدِ رَجُلٌ یُقالُ لَہٗ: نفیعٌ الاَنصاریُّ، وحَضَرَ موسَی بنُ جَعفَرٍؑ عَلیٰ حِمارٍ لَہٗ، فَتَلَقّاہُ الحاجِبُ بِالاِکرامِ، وعَجّلَ لَہٗ بِالاِذنِ، فَسَاَلَ نَفیعٌ عَبدَالعَّزیزِ بنِ عُمَرَ: مَن ھٰذَا الشَّیخُ؟ قالَ: شَیخُ آلِ ابی طالِبٍ، شَیخُ آلِ مُحَمَّدٍ، ھٰذا موسَی بنُ جَعفرٍؑ قالَ: ما رَایتُ اعجَزَ من ھؤلاءِ القَومِ: یَفعَلونَ ھٰذا بِرَجُلٍ یَقدِر ان یُزیلَھُم عَنِ السَّریرِ، اما ان خَرَجَ لَاَسوانّہٗ فَقالَ لَہٗ عَبدُ العَزیزِ: لا یَفعَل: فَاِنَّ ھؤلاءِ اھلُ بَیتٍ قَلَّما تَعَرَّضَ لَھُم احَدٌ فِی الخِطابِ الاّ وَسَموہُ فِی الجَوابِ سِمَۃً یَبقیٰ عارُھا عَلَیہِ مَدَی الدَّھرِ

قالَ: وخَرَجَ موسیٰ واخَذَ نَفعٌ بِلِجامِ حِمارِہٖ وقالَ: مَن انتَ یا ھٰذا؟ قالَ: یا ھٰذا، ان کُنتَ تُریدُ النَّسَبَ۔۔۔

۱۰۹ نزھۃ الناظر:۱۲۶/۲۳ مع زیادۃ، اعلام الدین:۳۰۶، بحار الانوار:۷۸/۳۳۴/۹

۱۱۰ عیون اخبار الرضاؑ:۱/۱۱۴/۱، نزھۃ الناظر:۱۲۷/۳، اعلام الدین:۳۰۷، بحار الانوار:۷۸/۳۵۶/۱۰

۱۱۱ نزھۃ الناظر:۱۲۷/۴، العدد القویۃ:۲۹۸/۲۶، بحار الانوار:۷۸/۳۵۶/۱۰

۱۱۲ نزھۃ الناظر:۱۲۸/۵، کشف الغمۃ:۳/۱۰۰، العدد القویۃ:۲۶/۷، بحار الانوار: ۷۸/۳۵۶/۱۰ عن الدرۃ الباھرۃ وفی کلھا: ”ادراع البغی“ وج۷۸/۳۴۹/۷ عن التذکرۃ لابن حمدون وفیہ: ”ادراء البغی“

۱۱۳ نزھۃ الناظر:۱۲۹/۱۱، العدد القویۃ:۲۹۷/۲۶، اعلام الدین:۳۰۷ وفی کلھا: ”الاسترسال بالانس“، بحار الانوار:۷۴/۱۸۰/۲۸

۱۱۴ نزھۃ الناظر:۱۲۹/۱۳، العدد القویۃ:۲۹۷/۲۸ وفیہ ”المسکنۃ“ بدل: ”المسالۃ“، بحار الانوار:۹۶/۱۵۷/۳۵

۱۱۵ نزھۃ الناظر:۱۲۹/۱۴، العدد القویۃ:۲۹۷/۲۷، اعلام الدین:۳۰۷، بحار

الانوار:۱۲/۳۵۶/۷۸عن اعلام الدين

۱۱۶ نزهة الناظر:۱۲۹/۱۷، کشف الغمة:۳/۱۰۰، العدد القوية:۲۹۷/۲۹،شرح نهج البلاغة لابن ابی الحدید:۱۱/۳۴، بحار الانوار:۱۰/۳۵۱/۱۱

۱۱۷ نثر الدر:۱/۳۶۱، نزهة الناظر:۱۳۰/۱۸، العدد القوية:۲۹۸/۳۰، اعلام الدين:۳۰۷، بحار الانوار:۷۰/۳۱۹/۳۳وفی کلها:"متبرم"بدل:"مستبرم"

۱۱۸ الحجر:۸۵

۱۱۹ الامالی للصدوق:۴۱۶/۵۴۷عن الامام زین العابدینعَلَیْہِ السَّلَام، نثر الدر:۱/۳۶۴، نزهة الناظر:۱۳۰/۱۹، کشف الغمة:۳/۹۹، بحار الانوار:۷۱/۴۲۷/۷۴

۱۲۰ نثر الدر:۱/۳۶۲، نزهة الناظر:۱۳۱/۲۰، کشف الغمة:۳/۹۷، اعلام الدين:۳۰۷، بحار الانوار:۱۰/۳۵۱/۱۲

۱۲۱ غافر:۸۴

۱۲۲ نثر الدر:۱/۳۶۱، نزهة الناظر:۱۳۱/۲۱، کشف الغمة:۳/۹۶، بحار الانوار:۱۰/۳۵۱/۱۳

۱۲۳ فی نسخة"أ":"بالتحذر"

۱۲۴ نزهة الناظر:۱۳۳/۲۵وفیه"اصحب السلطان بالجد"، العدد القوية:۲۹۹/۳۴، بحار الانوار:۷۴/۱۶۷/۳۴

۱۲۵ فی کلتا النسختین:"امام ذلک"، والصحیح ما اثبتناه کما فی جمیع المصادر الاُخریٰ

۱۲۶ نزهة الناظر:۱۳۳/۲۷وفیه:"کالاہتمام بالشیء"، العدد القوية:۲۹۹/۳۵، اعلام الدين:۳۰۷، بحار الانوار:۷۵/۱۲۶/۵، وراجع المحاسن:۱/۳۸۰/۸۳۹

۱۲۷ فی نسختة"أ":"یصنع"

۱۲۸ فینسخة"ب":"ینجو"کنزهة الناظر

۱۲۹ نزهة الناظر:۱/۱۳۴، کشف الغمة:۳/۱۵۸، اعلام الدين:۳۰۹، بحار الانوار:۷۸/۳۶۳/۴

۱۳۰ نزهة الناظر:۱/۱۳۴، کشف الغمة:۳/۱۵۸، اعلام الدين:۳۰۹، بحار الانوار:۷۱/۱۵۵/۶۹

۱۳۱ فی نسخة"أ":"من عمل بغیر علم مافسد اکثر مما یصلحه"

۱۳۲ المحاسن:۱/۳۱۴/۱۵۸، تحف العقول:۴۷کلاهما عن رسول اللهعَلَیْہِ السَّلَام، نزهة

الناظر:۱/۱۳۴،مع تفاوت یسیر،کشف الغمة:۳/۱۵۸، اعلام الدین:۳۰۹، بحار الانوار:۴/۳۶۳/۷۸

۱۳۳ نزهة الناظر:۲/۱۳۴،کشف الغمة:۳/۱۵۸، مشکاة الانوار:۴۴۸/۱۵۰۵،عن الامام الصادق علیہ السلام،بحارالانوار:۴/۳۶۳/۷۸

۱۳۴ نزهةالناظر:۳/۱۳۴،اعلام‌الدین:۳۰۹،بحارالانوار:۴/۳۶۳/۷۸

۱۳۵ نزهةالناظر:۵/۱۳۵،اعلام‌الدین:۳۰۹،بحارالانوار:۴/۳۶۳/۷۸

۱۳۶ ایضاً

۱۳۷ ایضاً

۱۳۸ نزهةالناظر:۶/۱۳۵،بحارالانوار:۴/۳۶۳/۷۸

۱۳۹ نزهة الناظر:۷/۱۳۵وفیه:"لاتستقال عثرته"،اعلام الدین:۳۰۹، بحار الانوار:۴/۳۶۳/۷۸

۱۴۰ نزهةالناظر:۱۰،۹/۱۳۶،اعلام‌الدین:۳۰۹،بحارالانوار:۴/۳۶۳/۷۸

۱۴۱ ایضاً

۱۴۲ نزهةالناظر:۸/۱۳۵،بحارالانوار:۴/۳۶۳/۷۸

۱۴۳ نزهةالناظر:۱۲/۱۳۶،اعلام‌الدین:۳۰۹،بحارالانوار:۴/۳۶۳/۷۸

۱۴۴ نزهة الناظر:۱۶/۱۳۶،شرح نهج البلاغة لابن ابی الحدید:۲۰/۳۲۱/۶۸۶عن الامام علی علیہ السلام،بحارالانوار:۴/۳۶۳/۷۸

۱۴۵ الحدیث‌فی‌نسة"أ"هکذا:"المومن‌غناء‌عن‌الخلق"

۱۴۶ تغف العقول:۸۹عن الامام علی علیہ السلام،نزهة الناظر:۱۷/۱۳۷، اعلام الدین:۳۰۹، تنبیه الخواطر"مجموعةورّام:۱/۱۲۹عن‌الامام‌علی علیہ السلام،بحارالانوار:۴/۳۶۳/۷۸

۱۴۷ نزهةالناظر:۱۸/۱۳۷،اعلام‌الدین:۳۰۹،بحارالانوار:۴/۳۶۳/۷۸

۱۴۸ نزهةالناظر:۱۹/۱۳۷،اعلام‌الدین:۳۰۹،بحارالانوار:۴/۳۶۳/۷۸

۱۴۹ نزهةالناظر:۲۰/۱۳۷،اعلام‌الدین:۳۰۹،بحارالانوار:۴/۳۶۳/۷۸

۱۵۰ نزهة الناظر:۱/۱۳۸، اعلام الدین:۳۱۱، غررالحکم:۸۴۹۱،نثرالدر:۱/۲۷۹وکلتا الاخیرتین‌عن‌الامام‌علی علیہ السلام،بحارالانوار:۳/۳۶۸/۷۸

۱۵۱ نثرالدر:۱/۹۷،نزهة الناظر:۷/۱۳۸،تنبیه الخواطر"مجموعة ورّام":۲/۳۲، بحار الانوار:۳/۳۶۸/۷۸

۱۵۲ نثرالدر:۱/۹۷،نزھة الناظر:۱۳۸/۱،وراجع:تحف العقول:۲۲۵، بحار الانوار:۷۸/۳۶۸/۳

۱۵۳ نزھةالناظر:۱۰، ۱۳۹/۹،اعلام الدین:۳۱۱،بحارالانوار:۷۸/۳۶۸/۳

۱۵۴ ایضاً

۱۵۵ فی کلتاالنسختین:"اقبل علی ماشانک"،وفی نزھة الناظر:"واک علی مافی شفتک"وما اثبتناہ مطابق لاحد نقلی بحار الانوارعن الدرّة الباھرة(۷۳/۲۹۵/۴)،وھوالاوفق بالااستعمال

۱۵۶ نزھةالناظر:۱۳۹/۱۳،بحارالانوار:۷۸/۳۶۸/۳

۱۵۷ تحف العقول:۴۱۴عن الامام الکاظم علیه السلام،نزھة الناظر:۱۴۰/۱۵، اعلام الدین:۳۱۱، بحارالانوار:۷۸/۳۶۸/۳

۱۵۸ نزھة الناظر:۱۴۰/۱۴وفی صدرة:"لرجل ذمّ الیه ولداً"،اعلام الدین:۳۱۱، بحار الانوار:۷۸/۳۶۸/۳

۱۵۹ نزھةالناظر:۱۴۰/۱۶،بحارالانوار:۷۸/۳۶۸/۳

۱۶۰ ایضاً

۱۶۱ وفی النسخة"أ""المجز صارف عن طلب العلم راع الی المقت"،وماثبتناہ من نسخة الجباعی بحارالانوار:۷۲/۱۹۹/۲۷و۷۸/۳۶۹/۳

۱۶۲ نزھةالناظر:۱۴۰/۱۶،وفیه"داع الی التخبط فی الجھل"،بحارالانوار:۷۸/۳۶۸/۳

۱۶۳ نزھةالناظر:۱۴۰/۱۶،عوالم العلوم:۲/۲۴/۵۹،بحارالانوار:۷۸/۳۶۸/۳

۱۶۴ نزھةالناظر:۱۴۰/۱۶،بحارالانوار:۷۸/۳۶۸/۳

۱۶۵ نزھة الناظر:۱۴۰/۱۷،اعلام الدین:۳۱۱وفیه:"الھزل"بدل"الھزء"، بحار الانوار:۷۸/۳۶۸/۳

۱۶۶ نزھةالناظر:۱۴۰/۱۷،وفیه:"العقب یعقب القلة"،بحارالانوار:۷۸/۳۶۸/۳

۱۶۷ نزھةالناظر:۱۴۱/۱۸،اعلام الدین:۳۱۱،بحارالانوار:۷۸/۱۷۲/۵عن اعلام الدین

۱۶۸ نزھة الناظر:۱۴۲/۲۸، اعلام الدین:۳۱۲،وراجع:تحف العقول:۳۵۷،نھج البلاغة:الحکمة۱۱۴،بحارالانوار:۷۵/۱۹۷/۱۷

۱۶۹ نزھة الناظر:۱۴۲/۲۹، اعلام الدین:۱۲وزاد فیه:"ولاالوفاء لمن غدرت به"،ارشاد القلوب:۱۳۵،بحارالانوار:۷۴/۱۸۲/۸

۱۷۰ نزھۃالناظر:۳/۱۴۴،اعلام‌الدین:۳۱۳،بحارالانوار:۳/۷۷/۷۸

۱۷۱ نزھۃ الناظر:۴/۱۴۴،وفیہ"کفاک ادباً‌لنفسک"،کنز الفوائد:۲/۹۳،نہج البلاغۃ:الحکمۃ۳۶۵کلاھماعن الامام علیؑ‌نحوہ،وراجع الخصال:۱/۵۷۰،بحارالانوار:۱۱۵/۴۰۷/۶۹

۱۷۲ نزھۃالناظر:۵/۱۴۵،اعلام‌الدین:۳۱۳،بحارالانوار:۳/۷۷/۷۸

۱۷۳ نزھۃالناظر:۶/۱۴۵،اعلام‌الدین:۳۱۳،بحارالانوار:۳/۷۷/۷۸

۱۷۴ فی کلتاالنسختین:"نسب"،والصحیح‌ما اثبتناہ کمافی بحارالانوارواعلام‌الدین

۱۷۵ نزھۃالناظر:۷/۱۴۵،اعلام‌الدین:۳۱۳،وزاد فی آخرہ:"وذکراحسانک"،بحارالانوار:۳/۷۷/۷۸

۱۷۶ نزھۃالناظر:۸/۱۴۵،اعلام‌الدین:۳۱۳،بحارالانوار:۳/۷۷/۷۸

۱۷۷ نزھۃ الناظر:۹/۱۴۵، غررالحکم:۴۸۰۵عن الامام علیؑ‌اعلام الدین:۳۱۳، بحار الانوار:۳/۷۷/۷۸

۱۷۸ نزھۃالناظر:۱۱/۱۴۵،عدۃالداعی:۲۰۸،اعلام‌الدین:۳۱۳،بحارالانوار:۳/۷۷/۷۸

۱۷۹ نزھۃالناظر:۱۲/۱۴۵،غررالحکم:۹۰۸۰عن‌الامام‌علیؑ،بحارالانوار:۳/۷۷/۷۸

۱۸۰ نزھۃالناظر:۱۵،۱۴،۱۳/۱۴۶،اعلام‌الدین:۳۱۳،بحارالانوار:۳/۷۷/۷۸

۱۸۱ ایضاً‌نزھۃالناظر:۱۴/۱۴۶

۱۸۲ ایضاً‌نزھۃالناظر:۱۵/۱۴۶

۱۸۳ زید بعد نقل الخبر۔:الظاہر اانہ علیہ السلام یعنی ان طلب الدنیا کالنوم وما یصیر منھاکالعحلم:وفی‌نزھۃالناظر"۔۔۔مایظفربہ‌کالحلم"

۱۸۴ نزھۃالناظر:۱۶/۱۴۶،اعلام‌الدین:۳۱۳،بحارالانوار:۳/۷۷/۷۸

۱۸۵ نزھۃالناظر:۱۷/۱۴۶،اعلام‌الدین:۳۱۳،بحارالانوار:۳/۷۷/۷۸

۱۸۶ فی‌نسخۃ"أ":"تھیتہ"،وفی‌نسخۃ"ب":"تحیتہ"،وما اثبتناہ من‌نسخۃالجباعی کما فی‌بحارالانوارونزالناظرواعلام‌الدین

۱۸۷ فی کلتاالنسختین:"حبیبتہ"،والظاہر انہ تصحیف"حلیتہ"او"جبلتہ"واما اثبتناہ من نسخۃالجباعی‌وبحارالانواراعیان‌الشیعۃوھوالاوفق‌بالمعنی

۱۸۸ فی کلتاالنسختین:"تخصص"بدل:"تحص"وما اثبتناہ ھوالذی استظھرناہ من نسخۃ الجباعی‌کمافی‌بحارالانوارونزھۃالناظرواعلام‌الدین

۱۸۹ نزھۃالناظر:۲۳/۱۴۷،اعلام‌الدین:۳۱۴،بحارالانوار:۳/۷۷/۷۸